راہِ ایمان

احمدی بچّوں کے لئے ابتدائی دینی معلومات کا

مجموعہ

مُرتّبہ

شیخ خورشید احمد صاحب

النّاشر
نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام کتاب : راہ ایمان

مصنف : مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

چوتھا ایڈیشن : 2000

پانچواں ایڈیشن : 2009

چھٹا ایڈیشن (پہلا کمپوزڈ ایڈیشن) : اکتوبر 2019

ساتواں ایڈیشن (دوسرا کمپوز ایڈیشن) : دسمبر 2023

تعداد : 1000

مطبع : فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ناشر : نظارت نشر و اشاعت قادیان، 143516

ضلع گورداسپور، پنجاب، انڈیا

RAH-E-IMAN (WAY OF FAITH)

BY: SHAIKH KHURSHID AHMAD

PUBLISHER:

NAZARAT NASHR-O-ISHA'AT, QADIAN, 143516

DISTT.GURDASPUR,PUNJAB,

INDIA

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عرض ناشر

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نے چھوٹی عمر کے بچّوں وبچیوں کے لئے آسان اور عام فہم انداز میں اسلام واحمدیّت کے عقائد اور مسائل اور ضروری معلومات پر مبنی کتابچہ ”راہِ ایمان“ کے نام سے ترتیب دیا تھا۔ جسے نظارت نشرواشاعت قادیان نے جماعت احمدیہ کے بچّوں وبچیوں کی دینی وعلمی معلومات کو وسیع کرنے کے لئے مناسب ترمیم واضافہ کے ساتھ کئی مرتبہ شائع کیا ہے۔ اب احباب جماعت کے مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ترمیم اور اضافہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2019ء میں پہلی بار کمپوز کرواکر شائع کیا جارہا ہے۔

یہ کتابچہ ۲ دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصّہ 8 سے 10 سال تک کے بچّوں کے لئے ہے جس میں اسلام کے بنیادی عقائد۔ ارکان اسلام۔ مساجد کے آداب۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مختصر حالات۔ خُلفاء راشدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ خُلفاء احمدیّت۔ جماعت احمدیہ کے قائم کرنے کی غرض۔ احمدیّت کے عقائد۔ خلافت کی برکات کے ابواب پر مشتمل ہے۔

اور دُوسرا حصہ 11 سے 15 سال تک کے بچّوں کے لئے ہے جس میں احمدیہ جماعت کی خصوصیات۔ اللہ تعالیٰ کی صفات واسماءِ الٰہی بعض مسنون دعاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اخلاق اور بعض دینی وسلسلہ احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کتابچہ کو احمدی بچوں وبچیّوں کے لئے ہر جہت سے مفید بنائے اور اس سلسلہ میں کام کرنے والے افراد کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین۔

ناظر نشرواشاعت قادیان

فہرست مضامین

پہلا حصّہ

پہلا سبق۔ مسلمان کون ہے؟ 7
دوسرا سبق۔ نماز 11
تیسرا سبق۔ مسجد کے آداب 27
چوتھا سبق۔ کلماتِ طیّبات 29
پانچواں سبق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاءؓ 32
چھٹا سبق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاءؓ 35
ساتواں سبق۔ جماعت احمدیہ قائم کرنیکی غرض 41
آٹھواں سبق۔ جماعتِ احمدیہ کے عقائد 42
نوواں سبق۔ چند ضروری نظمیں 44
دسواں سبق۔ خلافت کا بابرکت نظام 55

دوسرا حصّہ

پہلا سبق۔ جماعت احمدیہ کی خصوصیات 58
دوسرا سبق۔ اللہ تعالیٰ کی صفات 62
تیسرا سبق۔ بعض مسنون دُعائیں 64
چوتھا سبق۔ حضرت رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوۂ حسنہ 68
پانچواں سبق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق 70
چھٹا سبق۔ دین کی چند ضروری باتیں 73
ساتواں سبق۔ بعض ضروری جملے اور اُن کا مطلب 78

آٹھواں سبق۔ سِلسلہ احمدیہ سے متعلق ضروری معلومات 79

نوواں سبق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں 88

دسواں سبق۔ جماعتِ احمدیہّ کا موجودہ نظام 90

گیارہواں سبق۔ سِلسلہ احمدیہ سے تعلّق رکھنے والی اہم تاریخیں 97

بارہواں سبق۔ قرآن کریم کی ضروری تعلیم اور رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعض اِرشادات۔ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بعض ارشادات 102

تیرہواں سبق۔ اسلام کی ایک بہت بڑی خُوبی 106

چودھواں سبق۔ احمدی بچّوں کا مقام 108

پندرھواں سبق۔ اسلام کی کامیابی کی خُوشخبری 110

راہِ ایمان

پہلا حصّہ

آٹھ سے دس سال تک کے بچوں کے لئے

پہلا سبق

مُسلمان کون ہے؟

احمدی بچّو! تم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ مُسلمان کون ہوتا ہے؟ مُسلمان وہ ہوتا ہے جو اِن چھ باتوں (عقائد) پر ایمان رکھے۔

۱۔ اللہ پر ایمان لائے۔

کلمہ طیّبہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے برحق ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے سب نبی سچّے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ساری کتابیں سچی ہیں۔

۵۔ قیامت کا دن ضرور آنے والا ہے۔

۶۔ تقدیر خیر و شر برحق ہے۔

☆☆☆

مختصر تشریح

۱۔ کلمہ طیّبہ :۔ اللہ تعالےٰ کے ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس جیسا اور کوئی نہیں۔ وہ سب خُوبیوں کا مالک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور باقی سب اُس کے محتاج ہیں۔ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اُسی نے ہم کو پیدا کیا اور پالا۔ جب ہم اِس دنیا سے رُخصت ہوں گے تو اُسی کے پاس جائیں گے۔ اُسی نے ہماری ہدایت کے لئے حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جو خُدا کے نبی اور رسُول تھے۔

۲۔ فرشتے :۔ فرشتے خُدا کی رُوحانی مخلوق ہیں۔ وہ خُدا کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ وہ گُناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ دو۲ مشہور فرشتوں کے نام یہ ہیں :۔

۱۔ جبرائیل ۲۔ میکائیل

۳۔ اللہ کے نبی :۔ نبی خدا کے وہ نیک اور سچے بندے ہوتے ہیں۔ جو خُدا کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے آتے ہیں۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار اور خاتم النّبیّین ہیں۔ اُن کے مرتبے اور درجے کا نبی نہ کوئی آیا اور نہ آئے گا۔ بعض اور مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں :۔

حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت نُوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اِسحٰق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یُوسف علیہ السّلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام۔

۴۔ اللہ کی بھیجی ہوئی کتابیں :۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری بھلائی کے لئے کتابیں

بھیجیں۔ یہ کتابیں خدا کے نبیوں پر نازل ہوئیں۔ ان کتابوں نے ہمیں بتایا کہ وہ کونسے کام ہیں جن کے کرنے سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور وہ کونسے کام ہیں جو خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔ ان سب کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ شریعت کی دو ۲ مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ تورات ۲۔ قرآن شریف

قرآن شریف سب سے کامل اور آخری کتاب ہے۔ اِس کے آنے کے بعد پہلی سب کِتابیں منسُوخ ہوگئیں۔ اُن کی سب خُوبیاں قرآن میں جمع ہیں۔ قرآنِ مجید سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اب اسی پر عمل کرنے سے دُنیا کو ہدایت مِل سکتی ہے۔

۵۔ قیامت کا دن:۔ جب ہم مر جائیں گے تو خدا کے پاس پہنچ جائیں گے۔ ایک دن آئے گا کہ خدا ہمارے ہر کام کا بدلہ دے گا۔ اگر ہم نے اچھے کام کئے ہوں گے تو خدا انعام دے گا۔ بُرے کام کئے ہوں گے تو اُن کی سزا دے گا۔ اُسی دن کا نام قیامت ہے۔

۶۔ تقدیر خیر و شر:۔ یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ دنیا کا قانون قدرت اور قانون شریعت ہر دو خدا کے بنائے ہوئے قانون ہیں۔ اور خدا ہی اس سارے مادی اور روحانی نظام کا بانی اور نگران ہے خدا نے ہر کام کے متعلق خواہ وہ روحانی ہے یا مادی یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ انسان جو کچھ بھی کرے گا تو اس کا اچھا یا خراب نتیجہ نکلے گا۔ اور پھر خدا اپنے قانون کا مالک بھی ہے۔ اور ایسے امور میں جو اس کی کسی بیان کردہ سنت یا وعدہ یا صفت یا مرضی کے خلاف نہ ہوں وہ اس قانون میں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی خاطر خاص حالات میں استثنائی طور پر تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔

ارکانِ اسلام

ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان پر دل وجان سے عمل کرے۔

(۱) کلمہ طیّبہ کی دل وجان سے گواہی (۲) نماز

(۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج

اَرکانِ اسلام کی ضروری تشریح

۱۔ کلمہ طیّبہ :۔ اس کی مختصر تشریح پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۲۔ نماز:۔ نماز اُس خاص عبادت کا نام ہے جو ہر روز پانچ دفعہ ادا کی جاتی ہے۔ نماز ہر مسلمان کے لئے ضروری اور فرض ہے۔

۳۔ روزہ:۔ ہر سال رمضان کے مہینے میں مقررہ شرائط کے ساتھ تیس روزے رکھنے فرض ہیں۔

۴۔ زکوٰۃ:۔ زکوٰۃ کے معنے پاکیزگی اور برکت کے ہیں۔ جب کسی مسلمان کے پاس کوئی رقم یا مال واسباب ایک خاص مقدار میں جمع ہو جائے تو اُس کا ایک مقرّرہ حصّہ چندہ کے طور پر دینا ضروری ہے جسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ یہ چندہ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کے لئے یا دین کے دیگر ضروری کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

۵۔ حج:۔ یہ ایک خاص عبادت کا نام ہے جس میں مقرّرہ ایام میں خانۂ کعبہ کا (جو مکہ معظّمہ میں ہے) طواف کیا جاتا ہے۔ اور بعض دیگر مقرّرہ عبادتیں کی جاتی ہیں۔ جو مسلمان حج پر جانے کی ہمت۔ صحت اور توفیق رکھتا ہو اُس پر عمر میں ایک دفعہ یہ عبادت فرض ہے۔

دُوسرا سبق

نماز

۱۔ اذان:۔ مسجد میں نماز با جماعت سے پہلے بلند آواز سے اذان دی جاتی ہے۔ اذان اس لئے ہوتی ہے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور وہ تیّار ہو کر نماز کے لئے مسجد میں آ جائیں۔

اَذان (قبلہ رُخ کھڑے ہو کر) **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** (چار بار) **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** (دو بار) **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ** (دو بار) **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** (دائیں جانب مُنہ کر کے دو بار) **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** (بائیں جانب منہ کر کے دو بار)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (دو بار) **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** (ایک بار)

نماز فجر کی اذان میں **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** کہنے کے بعد دو بار کہا جاتا ہے

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

(یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)

۲۔ وضو:۔ نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وضو کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی۔

۳۔ نماز:۔ دن رات میں یہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔

۱۔ فجر ۲۔ ظہر ۳۔ عصر ۴۔ مغرب ۵۔ عشاء

تعدادِ رکعات:۔ فجر:۔ دو۲ سُنّتیں۔ دو۲ فرض۔

ظہر:۔ چار۴ سُنّتیں۔ چار۴ فرض۔ بعد میں دو۲ یا چار۴ سُنّتیں۔ پہلی چار۴ سُنّتوں کی بجائے

دو۲ سُنّتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

عصر:۔ چار۴ فرض۔

مغرب:۔ تین۳ فرض۔ دو۲ سنتیں۔

عشاء:۔ چار۴ فرض۔ دو۲ سُنّتیں اور تین۳ وِتر۔

نماز ظہر۔ مغرب اور عشاء کے بعد دو۲ دو۲ نفل بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

اوقاتِ نماز:۔

فجر:۔ صُبح پَو پھٹنے سے لے کر سورج کے نکلنے سے پہلے تک۔

ظہر:۔ بعد دوپہر سُورج کے ڈھلنے پر۔

عصر:۔ تیسرے پہر سے لے کر سُورج کے غروب ہونے سے پہلے تک۔

مغرب:۔ سورج کے غروب ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔

عشاء:۔ جب سورج اچھی طرح ڈوب جائے اور شفق غائب ہوجائے تو اس نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

۴۔ نماز کے ضروری آداب:۔

(۱)۔ جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو اور یہ سمجھ لو کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا ہونے لگا ہُوں۔

(۲)۔ ہر ایک نماز کو اس کے ٹھیک وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرو۔

(۳)۔ نماز میں جو کچھ بھی پڑھو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔

(۴)۔ نماز پڑھتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھو مگر انہیں سجدہ گاہ کی طرف رکھو اور اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھو۔

(۵)۔ نماز میں دیوار کے ساتھ سہارا مت لگاؤ۔ نہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر سہارا لینے کی کوشش کرو۔

(۶)۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ پسندیدہ بات ہے۔

(۷)۔ جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھو ذکر الٰہی کرتے رہو۔ مسجد میں آکر اونچی آواز سے باتیں کرنا اور شور مچانا منع ہے۔

(۸)۔ بیماری کی حالت میں بیٹھ کر یا لیٹے ہوئے نماز ادا کرو۔ نماز کو چھوڑ دینا ہرگز جائز نہیں۔

(۹)۔ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا منع ہے۔

(۱۰)۔ اگر نماز ہو رہی ہو تو فوراً شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور جس قدر رکعتیں پڑھی جا چکی ہوں امام کے سلام پھیرنے پر کھڑا ہو کر اُن کو پورا کرو۔ اور ابتدائی سُنّتوں کو بعد میں پڑھ لو۔

(۱۱)۔ اگر امام رکوع میں ہے اور تُم پیچھے سے آکر رکوع میں شامل ہو جاؤ تو تمہاری یہ رکعت ہو جائے گی۔

۵۔ نماز:۔ نیّت باندھنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

یقیناً میں نے اپنا رُخ اُس کی جانب کیا جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔

حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

سیدھا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

ثنَاء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

پاک ہے تو اَے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام

وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ ۔

اور بڑی ہے تیری شان اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

تَعَوُّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ، شیطان راندے ہوئے سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

سُورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ۙ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام مخلوق کی پرورش کرنے والا۔ بِن مانگے دینے والا

الرَّحِیْمِ ○ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ؕ اِیَّاكَ

اور سچی محنت کو ضائع نہ کرنے والا ہے۔ مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ۙ

ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو چلا سیدھے راستہ پر۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

اُن لوگوں کے رستہ پر جن پر تیرا فضل ہوا۔ نہ اُن لوگوں کے رستہ پر جن پر تیرا غضب ہُوا

وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ع اٰمِیْن

اور نہ اُن لوگوں کے رستہ پر جو سچّی تعلیم کو بھول گئے (اَے خُدا ایسا ہی ہو)

سُورۃ اِخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ج لَمْ يَلِدْ ۵لا

تُو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سب محتاج ہیں۔ وہ کسی کا باپ نہیں

وَلَمْ يُوْلَدْ ○لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ع

اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور کوئی بھی نہیں اس کے کام میں اُس کا شریک۔

اس کے بعد تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو اور رکُوع میں جاؤ۔ رکُوع کی تسبیح کم از کم تین ۳ بار پڑھو اور زائد پڑھنے میں طاق (یعنی تین یا پانچ یا سات بار) کا خیال رکھو۔

رکُوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے میرا ربّ جو بڑی عظمت والا ہے۔

جب اطمینان سے رکُوع کر چکو تو سیدھے کھڑے ہو کر یہ تسمیع و تحمید پڑھو۔

تَسمِیُع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ط

اللہ تعالےٰ نے اُس کی سُنی جس نے اُس کی تعریف کی۔

تحمِیُد

رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ ط

اے ہمارے رب! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

حَمۡدًا كَثِيۡرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيۡهِ ط

بہت زیادہ تعریف جو پاک ہو اور جس میں برکت ہو۔

اس کے بعد اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر سجدہ میں جاؤ۔
اور سجدہ کی یہ تسبیح تین بار یا زیادہ طاق مرتبہ پڑھو

سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡاَعۡلٰى ط

پاک ہے میرا ربّ بڑی شان والا۔

دو سجدوں کے درمیان کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ

اَے اللہ تعالیٰ! میرے قصور بخش دے اور مُجھ پر رحم کر اور راہنمائی کر اور

عَافِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ ط

مُجھے تندرستی دے اور مُجھے عزّت عطا کر اور میری اصلاح کر اور مُجھے رزق دے۔

اس کے بعد دوسرا سجدہ پہلے سجدہ کی طرح کرو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اسی طرح کھڑے ہو جاؤ جیسے پہلے کھڑے تھے اور پہلی رکعت کی طرح اس دوسری رکعت کو بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ یا قرآن کریم کا کُچھ حصہ شامل کر کے ادا کرو۔ اور سجدوں سے فارغ ہو کر اِس طرح بیٹھ جاؤ کہ بایاں پاؤں نیچے بچھا رہے اور دایاں کھڑا رہے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھو۔ اور تشہُّد پڑھ کر یہ دُرود شریف اور دعائیں پڑھو:۔

تَشَہُّد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

تمام زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ سلامتی ہو آپ پر

اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

اَے نبی کریمؐ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت ، اور اُس کی برکتیں بھی ۔ سلامتی ہو ہم پر

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں پر ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور میں گواہی دیتا ہُوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں ۔

درُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اَے اللہ ! فضل نازل کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمدؐ کی آل پر ، جس طرح فضل کیا تو نے

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر ۔ ضرور تُو ہی حمد والا بڑی شان والا ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اَے اللہ تعالیٰ ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور محمدؐ کے فرمانبرداروں پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جس طرح برکت نازل فرمائی تُو نے اِبراہیمؑ پر اور اِبراہیمؑ کے فرمانبرداروں پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ضرور تُو ہی حمد والا بڑی شان والا ہے۔

دُعائیں

۱۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ

اَے ہمارے ربّ! دے ہم کو دنیا میں ہر قسم کی بھلائی اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

بھلائی دے اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔

۲۔ رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا

اَے میرے ربّ! بنا مُجھ کو قائم کرنے والا نماز کو اور میری اولاد کو بھی اَے ہمارے ربّ!

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ

قبُول فرما میری یہ دُعا۔ اَے ہمارے ربّ! بخش دے مُجھ کو اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ط

اور سب مومنوں کو جس دن حساب قائم ہو۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اَے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظُلم کیا ہے۔ اور گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ

سوائے تیرے پس تُو مُجھ کو بخش دے بخشش اپنے حضور سے۔ اور مُجھ پر رحمت فرما یقیناً

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

تُو بخشنے والا مہربان ہے۔

ان دُعاؤں کے بعد پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف مُنہ کر کے کہو: ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

سلامتی ہو تُم پر اور اللہ تعالےٰ کی رحمتیں۔

نماز کے بعد کی دُعائیں

۱۔ نماز کے بعد تینتیس۳۳ تینتیس۳۳ بار یا دس۱۰ دس۱۰ بار سُبْحَانَ اللهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اور ایک بار یہ دُعا پڑھو:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اَے اللہ تعالیٰ! تو سلامتی نازل کرنے والا ہے اور تُجھ سے ہر قسم کی سلامتی ہے۔

تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

تُو بہت برکتوں والا ہے اَے جلال اور اِکرام والے۔

نمازِ وِتر

نمازِ وِتر پڑھنے کا وقت عشاء کے بعد سے صُبحِ صادق تک ہے۔ رات کے آخری حصّہ میں نمازِ تہجُّد کے بعد پڑھو۔ اگر پچھلی رات نہ اُٹھنے کا خوف ہو تو نمازِ عشاء کے بعد ہی پڑھ لو تو بہتر ہے۔

نمازِ وتر کی تین۳ رکعتیں ہیں خواہ اکٹھی پڑھو یا دو۲ رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر تیسری رکعت الگ پڑھو۔ اور وتروں کی تیسری رکعت میں اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر رکُوع کرنے سے پہلے یا رکُوع کرنے کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر یہ دُعاءِ قُنُوت پڑھو:۔

دُعَاءِ قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ وَنَسۡتَغۡفِرُکَ وَنُؤۡمِنُ بِکَ

اَے اللہ تعالیٰ! ہم تُجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں

وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡکَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ الۡخَیۡرَ وَنَشۡکُرُکَ

اور بھروسہ رکھتے ہیں تُجھ پر اور ہم خُوبیاں بیان کرتے ہیں تیری۔ اور شُکر کرتے ہیں تیرا

وَلَا نَکۡفُرُکَ وَنَخۡلَعُ وَنَتۡرُکُ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ ط

اور نہیں ناشُکری کرتے تیری۔ اور قطع تعلّق کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیۡ وَنَسۡجُدُ

اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَاِلَیۡکَ نَسۡعٰی وَنَحۡفِدُ وَنَرۡجُوۡا رَحۡمَتَکَ وَنَخۡشٰی

اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں اور ہم اُمیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ہم ڈرتے ہیں

عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالۡکُفَّارِ مُلۡحِقٌ ط

تیرے عذاب سے ضرور تیرا عذاب نافرمانوں کو ملنے والا ہے

دُعاءِ قنوت ۲

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ

اَے اللہ تعالیٰ! مجھ کو ہدایت دے اس شخص کے ساتھ جس کو تو نے ہدایت دی اور سلامت رکھ مجھ کو

فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ

اُس شخص کے ساتھ جس کو تُو نے سلامت رکھا اور دوست رکھ مجھ کو اس شخص کے ساتھ جس کو تُو نے دوست رکھا

وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ

اور برکت دے مُجھ کو اس میں جو تُو نے دیا ہے اور بچا مجھ کو اُس چیز کی برائی سے جو تُو نے مُقرّر کی ہے

فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ فَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ

کیونکہ تُو ہی حُکم کرتا ہے اور تجھ کو حُکم نہیں کیا جاتا یقیناً وہ شخص ذلیل نہیں ہوتا جس کو

وَّالَیْتَ وَاِنَّهٗ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ

تُو دوست رکھے اور بے شک وہ معزّز نہیں ہوسکتا جس کو تُو دُشمن رکھے۔ تُو بہت ہی برکتوں والا ہے

رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ؐ ط

اے ہمارے ربّ اور تُو بہت بلند ہے اور ہمارے نبی ؐ پر رحمتیں نازل فرما۔

نمازِ جمعہ

نمازِ جُمعہ کا وقت سُورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے۔ سایہ ڈھل جائے تو نماز ادا کرو۔ امام کے سوا کم از کم دو۲ آدمی اور ہوں تو جمعہ کی نماز ہوسکتی ہے۔ نمازِ جمعہ سے پہلے خُطبہ ہوتا ہے۔ خُطبہ سُننا بھی ضروری ہے۔ جُمعہ کی نماز دو۲ رکعت فرض ہے۔ فرض سے پہلے چار۴ سُنّتیں پڑھو بشرطیکہ امام نے خُطبہ نہ شروع کیا ہو۔ اگر خُطبہ شروع ہے تو صرف دو۲ سُنّتیں پڑھو۔ اور بعد میں دو۲ یا چار۴ سُنّتیں پڑھو۔ جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائے تو مؤذّن اَذان کہے۔ اور سُننے والے امام کے خُطبہ دینے تک خاموش بیٹھے سُنتے رہیں۔

نمازِ عِید

عِیدیں دو۲ ہوتی ہیں۔ ایک عید رمضان کے روزے گُزرنے پر یکم شوال کو اور دُوسری عید ماہ ذی الحجہّ کی دس۱۰ تاریخ کو ہوتی ہے۔ عید کی نماز میں نہ اذان ہوتی ہے نہ اقامت۔ ان دونوں نمازوں کے پڑھنے کا وقت سُورج بلند ہونے پر شُروع ہوتا ہے۔ پہلی عید کا نام عِیدُ الْفِطْر اور دوسری عید کا نام عِیدُ الْاَضْحِیَہ ہے۔ ہر دو نمازوں کی قرأت بِالجہر (بلند آواز سے) ہوتی ہے۔

طریق نمازِ عِید

ہر دو عیدوں کی نمازیں ایک ہی طرح پڑھی جاتی ہیں۔ دو۲ رکعت نماز پڑھ کر جُمعہ کے خُطبہ کی طرح امام خُطبہ پڑھے۔ خُطبہ میں جیسا موقع ہو مسائل بتائے۔ پہلی رکعت میں نیّت باندھ کر دوسری نمازوں کی طرح پہلے ثناء پڑھو۔ اور اس کے بعد ہاتھ کھول کر سات بار تکبیر اَللّٰہُ

اَکْبَرُ کہو۔ دونوں ہاتھ کانوں تک یا کندھوں تک لالاکر کُھلے چھوڑتے جاؤ۔

ہاتھ باندھنا بھی جائز ہے۔ ساتے تکبیروں کے بعد ہاتھ باندھ کر قِرأت پڑھو اور دُوسری رکعت میں قرأت پڑھنے سے پہلے پانچ تکبیریں کہو۔ ہر دو رکعت میں علاوہ مقرّرہ تکبیروں کے بارہ (۱۲) تکبیریں زائد ہیں۔

عیدگاہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا مسنون ہے۔ بارش کے سبب عیدگاہ میں اگر عید کی نماز نہ پڑھی جاسکے تو مسجد میں یا دوسرے دن بھی یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ خُطبۂ عید نماز کے بعد ہوتا ہے۔

نمازِ قصر

جو فرض نماز چار۴ رکعت والی ہو حالتِ سفر میں اُس کو دو۲ رکعت پڑھو۔ سُنّتیں سفر میں ضروری نہیں۔ البتّہ وتر اور صُبح کی دو۲ سُنّتیں ضروری ہیں۔ شہر سے گیارہ میل کی نیّت سے سفر کا ارادہ کرکے اور شہر سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جاسکتی ہے۔ اگر کسی جگہ پر پندرہ۱۵ دن تک قیام کا ارادہ کرلیا ہو تو نماز قصر نہیں کی جاسکتی۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تو پھر نماز قصر کی جاسکتی ہے۔ مُقیم امام کے پیچھے مسافر ہونے کی حالت میں نماز پُوری پڑھو۔

نمازِ جمع

جب آدمی مُسافر ہو یا بیمار ہو یا بارش ہوتی ہو یا بارش کی وجہ سے مسجد کے راستہ میں بہت کیچڑ ہو یا کوئی اور اَشد مجبوری ہو تو جائز ہے کہ نماز پڑھنے والا ظُہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھی پڑھ لے۔ جمع کرنے کی صُورت میں دونوں نمازوں کی سُنّتیں معاف ہیں۔

تیسرا سبق

مسجد کے آداب

مسجد خُدا کا گھر اور عبادت کرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ اس کا بہت ادب اور احترام کرنا چاہیئے۔ اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو مسجد کی عزت کے خلاف ہو۔

ا۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ

میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں خُدا کے رسُولؐ پر درُود اور سلامتی ہو۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ ط

اے اللہ میرے گُناہ بخش اور مُجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۲۔ **السّلام علیکم** کہہ کر مسجد میں داخل ہو۔ جتنی دیر مسجد میں رہو خاموشی سے بیٹھو۔ اگر مجبوراً کوئی بات کرنی ہو تو آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے تا کہ نماز پڑھنے والوں کی نماز میں حرج نہ ہو۔

۳۔ مسجد میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ ذکر الٰہی کرنا چاہیئے اور قرآنِ مجید کی تلاوت اور دوسرے دینی کام کرنے چاہئیں۔ کوئی فضول اور لغو کام نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۔ مسجد میں صاف سُتھرے اور پاک کپڑے پہن کر جاؤ۔ کچّی پیاز۔ لہسن یا ایسی ہی کوئی اور چیز کھا کر مسجد میں نہ جاؤ جس سے بدبُو پیدا ہو اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو۔

۵۔ مسجد میں تھُوکنا یا ناک صاف کرنا یا اور کوئی ایسی حرکت کرنا جو مسجد کے آداب کے خلاف ہو سخت منع ہے۔

۶۔ اگر کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو تو اُس کے آگے سے ہرگز نہ گُزرو۔ اِسی طرح لوگوں کے سَروں اور کندھوں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش کرنا بہت بُری بات ہے۔ جہاں جگہ ملے وہیں خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۷۔ جب مسجد سے باہر نکلو تو یہ دُعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ وَرَحۡمَتِكَ

اَے اللہ تعالیٰ! مَیں تُجھ سے تیرا رحم اور فضل مانگتا ہوں۔

☆☆☆

چوتھا سبق

کلماتِ طیّبات

کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں

کلمۂ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور اُس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں

کلمۂ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

پاک ہے اللہ تعالیٰ اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ

اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

سب سے بڑا ہے۔ اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے جو بلند شان والا ہے۔

کلمۂ توحِید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تمام تعریف ہے

یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ط

وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اُس پر کبھی موت نہیں ہے

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ ط وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

وہ بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

کلمۂ اِستغفار

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡۢبٍ اَذۡنَبۡتُہٗ

میں اللہ تعالیٰ کی بخشش مانگتا ہُوں جو میرا ربّ ہے تمام گناہوں سے جو مُجھ سے ہوئے ہیں

عَمَدًا اَوۡ خَطَأً سِرًّا اَوۡ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

جان بُوجھ کر یا بھول کر پوشیدہ یا کُھلے طور پر اور اُن سے میں توبہ کرتا ہُوں اُسی کے حضور

مِنَ الذَّنۡۢبِ الَّذِیۡۤ اَعۡلَمُ وَمِنَ الذَّنۡۢبِ الَّذِیۡ لَاۤ اَعۡلَمُ

اُس گناہ سے جو مُجھے خود معلُوم ہے اور اُس گُناہ سے جو مُجھے معلوم نہیں۔

اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ وَسَتَّارُ الۡعُیُوۡبِ

یقیناً تو ہی غیب کی باتیں جاننے والا اور عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے

وَغَفَّارُ الذُّنُوۡبِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ

اور گُناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت کسی کو نہیں

اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط

سوائے اللہ تعالیٰ بلند شان والے کی مدد کے۔

پانچواں سبق

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضورؐ کے خُلفاءؓ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سب سے بڑے آقا اور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ آپؐ کے ذریعہ ہی اسلام جیسا کامل اور مکمّل مذہب ہمیں نصیب ہوا۔ آپؐ پر قرآن مجید نازل ہوا جس میں ہماری بھلائی اور بہتری کی تمام اچھی سے اچھی باتیں موجود ہیں۔

رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم ۲۰/اپریل ۵۷۰ءکو ملک عرب کے شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کا خاندان بہت اعلیٰ اور شریف خاندان تھا۔ آپؐ کے والد کا نام عَبۡدُ اللّٰہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔ آپ کے والد آپؐ کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ اور آپ ابھی چند سال ہی کے تھے کہ والدہ بھی وفات پا گئیں اور آپؐ یتیم رہ گئے۔ ماں باپ کی وفات کے بعد آپؐ نے پہلے اپنے دادا عبدالمطّلب کے ہاں اور اُن کی وفات پر اپنے چچا ابو طالب کے گھر پرورش پائی۔ آپؐ شروع سے ہی اچھے اچھے اور نیک کام کیا کرتے تھے۔ بُری باتوں سے ہمیشہ بچتے۔ ایک خُدا کی عبادت کرتے۔ غریبوں کی مدد کرتے اور ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ جب آپؐ چالیس برس کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نَبِی اور رَسُوْل بنایا۔ اور دُنیا کی اِصلاح کرنے کا کام آپؐ کے سُپرد کیا۔ آپؐ سے پہلے دنیا میں جتنے نبی اور رسول آئے، سب کی لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ اسی طرح آپؐ کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ جب

آپؐ نے لوگوں کو سمجھایا کہ بتوں کو خُدا نہ سمجھو اور خدا کی عبادت کرو تو مکّہ کے لوگ جو بتوں کی پُوجا کرتے تھے آپؐ کے سخت دشمن بن گئے۔ اُنھوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو جو مسلمان کہلاتے تھے سخت تکلیفیں دیں۔ طرح طرح کے دکھ اور ظُلم کئے۔ لیکن آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے کوئی پرواہ نہ کی۔ آپؐ متواتر تیرہ سال تک دُکھ سہتے رہے۔ ظُلم برداشت کرتے رہے۔ اور دن رات اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آخر جب ظُلم حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ اور آپؐ کے ساتھی مکہ سے نکل گئے۔ اور مدینہ منوّرہ میں جا کر آباد ہو گئے۔ اِس واقعہ کو واقعۂ ہجرت کہتے ہیں۔ دس سال تک آپؐ وہاں رہ کر تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں کافروں نے آپؐ سے کئی جنگیں کیں۔ لیکن ہر جنگ کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مسلمان ترقی کرتے چلے گئے۔ اور اسلام کے دُشمنوں کی طاقت کم ہوتی گئی۔ بالآخر مکّہ بھی فتح ہو گیا۔ اور رسول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ میں داخل ہو گئے۔ دُشمنوں کا خیال تھا کہ اب مسلمان ہمارے ظُلموں کا خُوب بدلہ لیں گے۔ لیکن رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا۔ اور اس طرح آپؐ دوست و دشمن سب کے لئے رحمت ثابت ہُوئے۔ آپؐ کے اس سُلوک اور پاک نمونہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ بہت جلد سارا مُلک عرب مسلمان ہو گیا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد صرف دو ۲ سال زندہ رہے۔ واقعۂ ہجرت کے گیارہ سال بعد ۸؍ جون ۶۳۲ء کو مدینہ منوّرہ میں آپؐ نے انتقال فرمایا۔ وہیں حضورؐ کا مزار مبارک ہے۔

☆☆☆

رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خُلفاء رضؓ

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چارؓ خلیفے آپؐ کے قائم مقام اور جانشین ہوئے جن کے نام یہ ہیں: ۔

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ۔

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

ان چاروں خُلفاء کے بابرکت زمانہ میں اسلام نے غیر معمولی طور پر ترقی کی اور مُسلمان دنیا کے دُور دراز حِصّوں تک پھیل گئے۔

یہ چاروں خُلفاء حضرت رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابہؓ میں سے تھے۔ حضورؐ کو ان کے ساتھ بہت محبّت تھی۔ انہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی۔ اور خُدا نے بھی ان کی خاص مدد اور نُصرت فرمائی۔ ان کی بابرکت خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔

☆☆☆

چھٹا سبق

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مرزا غلام احمد صاحبؑ ہے۔ آپؑ ۱۳ رفروری ۱۸۳۵ء کو قادیان ضلع گورداسپور (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؑ کے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب تھا۔ آپؑ بچپن سے ہی بہت نیک اور عبادت گزار تھے۔ اپنے آقا رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بہت محبّت رکھتے تھے۔ بُرے کاموں سے بچتے اور غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ جب چالیس سال کی عمر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث کیا۔ اور آپؑ کے سپرد اسلام کو ترقی دینے اور قرآن کو پھیلانے کا کام کیا۔ مسلمانوں میں کئی طرح کی بُرائیاں، کمزوریاں اور غلطیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ آپؑ نے ان سب کو دور کر کے اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو دُنیا پر ظاہر کیا۔ آپؑ نے اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کا نام **احمدی مسلمان** رکھا۔ آپؑ کی سخت مخالفت ہوئی۔ آپؑ کو اور آپؑ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد آپؑ کے ساتھ تھی۔ آپؑ کی جماعت ترقی کرتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ ساری دنیا میں پھیل گئی۔ آپؑ کے ذریعے خدا تعالےٰ نے کئی نشان اور معجزے ظاہر کئے۔ آپؑ نے اسّی ۸۰ کے قریب کتابیں لکھیں اور اسلام کے دشمنوں کا ایسا مقابلہ کیا کہ سب پر اسلام کی سچائی ظاہر ہو گئی بالآخر ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپؑ نے بمقام لاہور وفات پائی۔ آپؑ کا مزار قادیان (بھارت) میں ہے۔

☆☆☆

آپؑ کے خلفاء

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت حکیم حافظ مولوی نورالدین صاحبؓ جو کہ حضور علیہ السلام کے خاص اور مقرّب صحابی تھے جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ مقرّر ہوئے۔ آپؓ ملک کے بہت مشہور حکیم اور بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپؓ کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپؓ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام کو آپؓ سے خاص محبّت تھی۔ آپؓ کی خلافت کے زمانہ میں بھی جو کہ چھ۶ سال تک جاری رہا جماعت ترقی کرتی رہی۔ ۱۳/مارچ ۱۹۱۴ء کو آپؓ نے بمقام قادیان وفات پائی۔ آپؓ کو مقبرہ بہشتی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر ۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود بیٹے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو غیر معمولی کامیابی بخشی۔ آپؓ کے ۵۱ سالہ عہد خلافت میں جماعت نے ہر لحاظ سے بہت ترقّی کی۔ جماعت کی تنظیم بہت مضبوط ہوگئی۔ آپؓ نے جماعت

کے ہر طبقہ کی اعلیٰ رنگ میں تربیت فرمائی۔ اور اسلام کی تبلیغ کے لئے افریقہ، یورپ، امریکہ اور دنیا کے دُوسرے بہت سے ممالک میں مُبلّغ بھجوائے۔ مسجدیں تعمیر کروائیں اور کئی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع کئے۔ آپؓ کے ذریعہ لاکھوں انسانوں نے حق کو قبُول کیا۔ اور دنیا کے کونے کونے میں احمدی جماعتیں قائم ہوگئیں اور اس طرح پیشگوئی مُصلح موعود میں جس کے آپؓ مصداق تھے جو جو علامتیں اللہ تعالےٰ نے بتائی تھیں وہ سب آپؓ کی ذات میں بڑی شان کے ساتھ پُوری ہوئیں۔ بالآخر جب آپؓ نے اپنے سب کام پورے کر لئے اور اپنی کامیابیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ۸/نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو ۲ بج کر ۲۰ منٹ پر آپؓ وفات پا کر اپنے حقیقی مَولا سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مورخہ ۹/نومبر کو قریبًا پچاس ہزار احمدیوں نے آپؓ کی نماز جنازہ میں شرکت کی جس کے بعد آپؓ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں امانتًا دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کے درجات بلند کرے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثّالث رحمہُ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثّانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد مورخہ ۹/نومبر ۱۹۶۵ء کو آپؓ کے بڑے بیٹے صاحبزادہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ ایم۔ اے جماعت کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپؒ ۱۶/نومبر ۱۹۰۹ء کو اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے۔ تیرہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور پھر اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپؒ نے اپنی زندگی کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک پوتے کی بشارت دی تھی جس نے دین کی خاص خدمت کرنا تھی۔ حضرت

خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے متعلق کئی خوشخبریاں دی تھیں۔ یہ سب پیشگوئیاں آپؒ کی ذات میں پوری ہوئیں اور ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کا موجب بنیں۔ آپؒ اپنے قریباً سترہ ۱۷ سالہ کامیاب وروشن دورِ خلافت کے بعد ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب تقریباً پونے ایک بجے مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مورخہ ۱۰؍جون کو قریباً ۶۰/۷۰ ہزار احمدیوں نے آپؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی جس کے بعد آپؒ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے دائیں پہلو میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت مورخہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۲۸ء کو ہوئی۔ آپ گریجوایٹ ہونے کے علاوہ جامعہ احمدیہ سے بھی فارغ التحصیل تھے۔ جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ مزید تعلیم کے لئے انگلستان میں بھی دو ۲ سال قیام پذیر رہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مُصنّف اور خطیب تھے۔ آپ کی کئی مایۂ ناز تصانیف ہیں ”مذہب کے نام پر خُون“ ”الہام عقل علم اور سچائی“ ذی علم حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ آپ کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ شاہراہ غلبۂ اسلام پر بڑی تیزی سے آگے بڑھی۔ جماعت کی انہیں غیر معمولی ترقیات کو دیکھ کر پاکستان کی حکومت نے حسد کی وجہ سے ظالمانہ طَور پر جماعت پر ہر طرح کی پابندی لگا

دی۔ لیکن احباب جماعت بلند حوصلے کے ساتھ ہر میدان میں اعلیٰ معیار کی قربانیاں پیش کرتے رہے۔ ابتلاء کے اس دَور میں حضورؒ نے لندن ہجرت فرمائی اور جماعت کی کامیاب قیادت کرتے ہوئے رات دن مہمّات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف رہے۔

آپؒ کے دورِ خلافت میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور کی دعاؤں و کوششوں کے نتیجہ میں 7 جنوری 1994ء کو MTA (مسلم ٹیلیویژن احمدیہ) کا بابرکت نظام شروع ہوا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچنا یقینی ہو گیا۔ آپؒ کے دور خلافت میں جماعت کو 1989ء میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر اور 1991ء میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر سو سال پورے ہونے پر صد سالہ تقریبات منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ اپنے قریباً 20 سالہ کامیاب و روشن دور خلافت کے بعد مورخہ 19 اپریل 2003ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مورخہ 22 اپریل 2003ء کو آپؒ کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور اسلام آباد لندن میں آپؒ کی تدفین عمل میں آئی۔ ہزاروں احمدیوں نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۹/ اپریل 2003ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے پوتے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں۔

آپ 15/ستمبر 1950ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ نہایت پاکیزہ دینی ماحول میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں کی اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔ ایم ایس سی کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ 1976ء میں اس یونیورسٹی سے ایگریکلچرل اکنامکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ غانا میں 1977 تا 1985 بحیثیت واقف زندگی مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ 1985ء میں غانا سے پاکستان واپس تشریف لائے اور ربوہ میں کئی جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ خلافت سے قبل آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور امیر مقامی ربوہ کے عہدہ پر فائز تھے۔

مورخہ 22/اپریل 2003ء کو آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منشاء الٰہی کے مطابق مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں جماعت احمدیہ ترقیات کی منزلیں طے کرتی چلی جارہی ہے۔ الحمد للہ۔ آپ کے دور خلافت میں جماعت کو 2008ء میں خلافت احمدیہ پر سو سال پورے ہونے پر صد سالہ تقریبات منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں MTA افریقہ اور MTA العربیہ کا اجراء ہوا۔ حضور نے 2004 میں سالانہ قومی امن کانفرنس کا آغاز کیا جس میں امن اور ہم آہنگی کے خیالات وجذبات کے فروغ کے لئے تمام طبقہ ہائے فکر کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں امن کے قیام کے لئے اسلام کی حقیقی و پُرامن تعلیم پر مشتمل آپ کے خطابات، جماعت احمدیہ کا پیغام میڈیا کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک پہنچنا اہم حصولیابیاں ہیں۔ امن کے قیام کے لئے آپ کے معرکہ آراء خطابات اور عالمی راہنماؤں کو خطوط پر مشتمل ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ کے عنوان سے کتاب متعدد ممالک میں کئی زبانوں میں شائع ہو چکی

ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ ۔

ساتواں سبق

جماعتِ احمدیہ قائم کرنے کی غرض

۱۔ اللہ تعالیٰ پر زندہ اور حقیقی ایمان پیدا کرنا

۲۔ مُسلمانوں میں جو عقائد قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف رائج ہو گئے ہیں اور اُن میں جو کمزوریاں اور خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں اُن کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا۔

۳۔ موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن شریف کی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔

۴۔ دُنیا کے سب مذہبوں کے مقابلہ میں اسلام کی برتری وفضیلت ثابت کرنا خاص طور پر عیسائیت کے غلط عقائد اور دہریّت کا مقابلہ کرنا۔

۵۔ دُنیا کی سب قوموں کو بتانا کہ آخری زمانہ کی اصلاح کے لئے جس عظیم الشان انسان کے آنے کی خبر دُنیا کے مختلف مذہبوں میں دی گئی تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے آنے سے پُوری ہوگئی ہے۔

۶۔ دنیا میں ایک ایسا مذہبی نِظام قائم کرنا جس کے ذریعہ دُنیا کی موجُودہ تمام خرابیاں دُور ہوں اور لوگ امن و امان۔ صُلح جوئی اور محبّت کے ساتھ رہنے لگیں۔

آٹھواں سبق

جماعتِ احمدیہ کے عقائد

جماعت احمدیّہ وہی عقیدے رکھتی ہے جو قرآن پاک نے اور رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے۔ البتہ جو غلط باتیں لوگوں نے دین اسلام اور قرآن مجید کی طرف منسُوب کر دی تھیں اُنہیں وہ نہیں مانتی۔ ہمارے عقائد یہ ہیں:۔

۱۔ اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔

۲۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچّے رسُول ہیں۔ آپؐ سب نبیوں کے سردار اور خاتم النّبیّین ہیں۔ آپؐ پر جو کتاب نازل ہوئی یعنی قرآن کریم وہ بھی سب الہامی کتابوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

۳۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر۔ اس کے بھیجے ہوئے سب نبیوں پر اور سب الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

۴۔ ہمارا ایمان ہے کہ قیامت کا دن برحق ہے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عملوں کا بدلہ دے گا۔

۵۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآنِ کریم دنیا کی آخری الہامی کتاب ہے۔ اب قیامت تک کوئی اور شریعت کی کتاب نازل نہیں ہوگی۔

۶۔ ہم اس بات پر بھی ایمان اور یقین رکھتے ہیں کہ حضرت رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آخری شریعت والے نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد اَب کوئی نئی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا اور

نہ ایسا نبی آسکتا ہے جو آپؐ کی امّت میں سے نہ ہو۔

۷۔ رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مسیح اور مہدی کے آنے کی خبر دی تھی۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ ہیں۔ آپؑ کے ذریعہ ہی اب دُنیا میں اسلام ترقی کرے گا۔

۸۔ جس طرح سارے نبی فوت ہو چکے ہیں اسی طرح حضرت مسیح علیہ السّلام بھی فوت ہو گئے تھے۔ اُن کی قبر کشمیر کے شہر سرینگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت ایسی نہیں جو پہلے جاری تھی اور اب بند ہو چکی ہو۔ جس طرح وہ پہلے اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا اور اُن کی دُعاؤں کو سُنتا اور ان کا جواب دیتا تھا اسی طرح وہ اب بھی کرتا ہے۔

۱۰۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کا کوئی حکم اور کوئی حصہ بھی ایسا نہیں ہے جو اب منسوخ ہو گیا ہو۔ سارا قرآن شریف اوّل سے آخر تک قابل عمل ہے اور قیامت تک قابلِ عمل رہے گا۔

☆☆☆

نَوواں سبق

چند ضروری نظمیں

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شان حضرت محمدؐ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دِلبر مِرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرُ الورٰی یہی ہے
وہ یار لا مکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنُما یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مُرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
اُس نُور پر فِدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہُوا ہُوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دَم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

☆☆☆

نُصرت الٰہی!

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دِکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہَوا اور ہر خسِ راہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دُشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اِک طوفان لاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کُچھ پیش جاتی ہے

☆☆☆

قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مُسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قُرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہارِ جاوِداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خُوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے
خُدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سُخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدُورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نُورِ حق کا اُس پہ آساں ہے
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اُس پہ قرباں ہے

☆☆☆

قرآنِ شریف کی خوبیاں

نُورِ فُرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلٰی نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نِکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
نا گہاں غیب سے یہ چشمۂ اَصفٰی نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دُکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

☆☆☆

شانِ اسلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دِیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نُور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

اَور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نُور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چُھپایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خُدا پاؤ گے!
لو تمہیں طَور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نُور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مُصطفیؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خُدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
ہم ہُوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسُلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

☆☆☆

اولاد کے لئے دردمندانہ دُعائیں

تُو نے یہ دن دکھایا محمُود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شُکر ہے خُدایا صد شُکر ہے خُدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
یہ تین جو پسر ہیں تُجھ سے ہی یہ ثمر ہیں!
یہ میرے بارو بر ہیں تیرے غُلامِ دَر ہیں
تُو سچّے وعدوں والا مُنکِر کہاں کدھر ہیں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عُمر اور عزّت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دِن ہوں مُرادوں والے پُر نُور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس کے ہیں دو۲ برادر ان کو بھی رکھیو خُوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر مُعَطَّر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

خُدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مُجھ کو یہ تُو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بشارت دِی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عَالَم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اِک دِل کی غذا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

☆☆☆

ہمارا خُدا

(از حضرت خلیفۃُ المسیح الثّانی رَضی اللہ عَنہُ)

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالَمِ کون کا اِک خدا ہے
اُسی نے ہے پیدا کیا اِس جہاں کو
ستاروں کو سُورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
ہر اک شَے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دَم
خَزانے کبھی اس کے ہوتے نہیں کم
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے

کوئی شئے نظر سے نہیں اُس کے مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی
دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت
ہے فریاد مظلُوم کی سُننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خُدا ہے یہ میرا خُدا ہے

☆☆☆

اللہ میاں کا خط!

(حضرت ڈاکٹر میر محمّد اسمٰعیل صاحبؓ)

قُرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دِل کی قوّت قرآن ہے سہارا
اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا
اُستانی جی پڑھاؤ جلدی مجھے سیپارہ
پہلے تو ناظرے سے آنکھیں کروں گی روشن
پھر ترجمہ سکھانا جب پڑھ چکوں میں سارا
مطلب نہ آئے جب تک کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز اپنا نہیں گزارا
یا رب تو رحم کر کے ہم کو سکھادے قرآں
ہر دُکھ کی یہ دوا ہو۔ ہر درد کا ہو چارا
دل میں ہو میرے ایماں سینے میں نورِ فرقاں
بن جاؤں پھر تو سچ مچ میں آسماں کا تارا

☆☆☆

احمدی بچّی کی دُعا

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

نوٹ: ۔ یہ نہایت اچھی اور پیاری نظم حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ سلّمہا اللہ تعالیٰ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وصدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) کے لئے اُن کے بچپن کے زمانہ میں لکھی تھی: ۔

اِلٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مِری زندگی پاک و طیّب بنا دے
مجھے دین و دُنیا کی خُوبی عطا کر
ہر اِک درد اور دکھ سے مجھ کو شفا دے
زباں پر مری جُھوٹ آئے نہ ہرگز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے
گناہوں سے نفرت بدی سے عداوت
ہمیشہ رہیں دل میں اچھے اِرادے
ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت
سراسر محبّت کی پُتلی بنا دے

بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے
خوشی تیری ہو جائے مقصود اپنا
کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے
غِنا دے سخا دے حیا دے وفا دے
ہُدٰی دے تقیٰ دے لِقا دے رِضا دے
مِرا نام ابّا نے رکّھا ہے مریم
خُدایا تُو صِدّیقہ مُجھ کو بنا دے

☆☆☆

دَسواں سبق

خِلافت کا بابرکت نظام

جب اللہ تعالیٰ کسی نبی اور مامُور کو وفات دے دیتا ہے تو اُس کے کام کو چلانے کے لئے اس کا قائم مقام اور جانشین مقرر کر دیتا ہے جسے **خَلِیْفَہ** کہتے ہیں۔ خلیفہ خُدا بناتا ہے۔ اس لئے خلیفہ کو اُس کے عہدے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ اس کی پُوری پُوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ضروری ہوتی ہے۔ خُدا خلیفہ کی ہر دم مدد اور تائید کرتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت کرنے سے بہت ترقی اور برکت ملتی ہے۔ مسلمانوں میں جب تک خلافت قائم رہی وہ ترقی کرتے رہے۔ جب اُنہوں نے خلافت کی بےقدری کی اور خلافت مٹ گئی تو پھر اُن کی حالت گرتی ہی چلی گئی۔ اگر ہم خلافت کی قدر کریں گے اور خلیفہ وقت کے حکموں کی تابعداری کریں گے تو خُدا اِس نعمت کو ہمیشہ قائم رکھے گا۔ اور ہم دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی کرتے چلے جائیں گے۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے اور اس کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے کی ہمیشہ توفیق دے۔ آمین

احمدی بچوں کو خلافت کے بارہ میں حضرت المُصلح الموعُود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ وصیّت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ:۔

> ”میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوّت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دُنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تُم خلافت حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتّع کرو“۔

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

دُوسراحِصّہ

گیارہ سے پندرہ سال تک کے

بچّوں کے لئے

پہلا سبق

احمدیّہ جماعت کی خصوصیات

۱۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقیدوں میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ غیر احمدی مسلمانوں میں بہت سے ایسے عقیدے پھیل گئے ہیں جو ہمارے ایمان کے مطابق اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ احمدی ان عقیدوں کو نہیں مانتے اور صرف ان عقیدوں کو سچا سمجھتے ہیں جو قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

۲۔ غیر احمدی مُسلمانوں میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر لوگوں نے ظلم کئے اور اُنہیں مارنے کے لئے صلیب پر چڑھا دیا تو خدا نے اُنہیں ظلم سے بچانے کے لئے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا جہاں اب بھی وہ زندہ موجود ہیں۔

مگر جماعتِ احمدیہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی تعلیم کے بالکل خلاف سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ اسے نہیں مانتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح دوسرے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ سب سے زیادہ ظلم تو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بھی اسی دُنیا میں رہنے دیا تو ہم یہ کس طرح مان لیں کہ خُدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو ظُلموں سے بچانے کے لئے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔

۳۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ ہر صدی کے سر پر اسلام کی حفاظت کرنے

کے لئے اللہ تعالیٰ کسی برگزیدہ انسان کو دُنیا میں بھیجا کرے گا، جو **مُجَدِّد** کہلائے گا۔

غیر احمدی مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ صدیوں تک تو برابر مجدّد آتے رہے مگر چودھویں صدی میں کوئی مجدد نہ آیا۔ گویا چودھویں صدی میں نعوذ باللہ رسول کریمؐ کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔

مگر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح پہلے ہر صدی میں مجدد آتے رہے اسی طرح اس صدی میں بھی خدا نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مجدد بنا کر بھیجا۔ اور اس صدی میں بھی رسول کریمؐ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

۴۔ رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ میں دنیا کے لوگ بہت بگڑ جائیں گے۔ مسلمانوں میں بھی طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوجائیں گی۔ عیسائی قومیں گو دینی اور اخلاقی لحاظ سے بہت بگڑ جائیں گی مگر وہ دنیوی لحاظ سے بہت ترقی کریں گی اور نئی نئی ایجادیں کریں گی۔ تب خُدا دُنیا کی اصلاح کے لئے اور اسلام کو ترقّی دینے کے لئے ایک خاص وجود کو بھیجے گا جو **مسیح موعود** اور **مَہدِی** کہلائے گا۔

غیر احمدی مُسلمانوں کا خیال ہے کہ گو دُنیا واقعی بہت بگڑ چکی ہے عیسائی قوموں نے بہت ترقی بھی کر لی ہے اور اُنہوں نے بہت سی نئی نئی ایجادیں بھی کی ہیں۔ اور رسول کریمؐ کی پیشگوئی کی ساری علامتیں پُوری ہو چکی ہیں لیکن ابھی وہ مسیح موعود نہیں آیا جس نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ آنے والا مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور کسی وقت دنیا میں آکر اس کی اصلاح کریں گے۔

مگر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جب رسول کریمؐ کی پیشگوئی کی باقی سب باتیں پوری ہو گئی ہیں تو یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی پوری نہ ہوتی۔ ہمارا

ایمان ہے کہ آنے والا مسیح موعود عین وقت پر آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں جنہیں خُدا تعالیٰ نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی پُوری پُوری فرمانبرداری کرنے کی برکت سے یہ مقام عطا کیا ہے۔ اگر یہ مانا جائے کہ اب مسلمانوں میں سے تو کوئی شخص اس قابل نہیں ہو سکتا کہ دنیا کی اصلاح کر سکے۔ البتہ ایک دوسری قوم کے نبی یعنی حضرت عیسیٰؑ آ کر دنیا کی اور خُود مسلمانوں کی اصلاح کریں گے تو ہمارے نزدیک اس میں اسلام کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہتک ہے۔ اسلام کی شان اسی میں ہے کہ ہم یہ ایمان رکھیں کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی خُود مسلمانوں میں سے ہوگا اور اُسے یہ مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کرنے کی برکت سے حاصل ہوگا۔

۵۔ غیر احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اب ہر قسم کی نبوّت ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی ہے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی اُمّتی نبی بھی نہیں آ سکتا۔ البتّہ نبوت کی ضرورت قائم رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان خراب ہو جائیں گے تو خُدا تعالیٰ ایک پرانے نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے بھیجے گا۔

مگر جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیشک خاتم النّبیّین ہیں مگر اس کے معنے یہ ہیں کہ آپؐ سب نبیوں سے افضل اور سب کے سردار ہیں۔ اب کسی دوسری اُمّت میں سے تو بیشک کوئی نبی نہیں آ سکتا اور نہ کوئی نئی شریعت ہی آ سکتی ہے۔ لیکن ایسے نبی یقیناً آ سکتے ہیں جو حضورؐ کی پیروی اور غلامی میں نبوّت حاصل کریں اور جو قرآن شریف کی تعلیم کو دُنیا میں پھیلائیں۔ جب نبوت کی ضرورت موجود ہے۔ اور رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دُنیا میں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالےٰ نبی نہ بھیجے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیّین ہیں اس لئے اب جو نبی بھی

آئے گا وہ حضورؐ ہی کی نبوّت کے ماتحت ہوگا۔ اور حضورؐ ہی کی غُلامی میں کام کرے گا۔

٦۔ غیر احمدی مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانوں میں بے شک اپنے بندوں سے کلام کیا کرتا تھا۔ اُنہیں آئندہ ہونے والی غیب کی باتیں بھی بتاتا تھا۔ لیکن اب اُس نے اپنے بندوں سے باتیں کرنے اور الہام نازل کرنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی اپنے نیک بندوں پر الہام نازل کرتا ہے۔ اُن سے باتیں کرتا ہے اور انہیں غیب کی خبروں سے اِطّلاع دیتا ہے۔

٧۔ غیر احمدی مسلمانوں میں یہ غلط عقیدہ بھی رائج ہوگیا ہے کہ قرآن شریف گو دُنیا میں آخری شریعت ہے اور یہ ہر طرح مکمّل اور کامل کتاب ہے لیکن اس کی کئی آیتیں اور اس کے کئی احکام اب منسوخ ہو چکے ہیں، جن پر عمل کرنا اب ضروری نہیں رہا۔ یہ عقیدہ رکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ گویا قرآن شریف کی کسی آیت کا بھی اعتبار نہیں رہتا ہے اور ہر آیت کے متعلق ہی یہ خیال دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ شاید یہ منسوخ ہو چکی ہو۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی کوئی آیت اور کوئی حکم ایسا نہیں جو منسوخ ہو چکا ہو۔ قرآن شریف پر اوّل سے آخر تک عمل کرنا ضروری ہے اور قیامت تک اس کا کوئی حکم اب منسوخ نہیں ہوگا۔

٨۔ مُسلمانوں میں شادی بیاہ، وفات اور دیگر کئی موقعوں پر طرح طرح کی رسمیں منائی جاتی ہیں۔ جو اسلامی تعلیم کے بالکُل خلاف ہیں۔ احمدی ان تمام رسموں سے بچتے ہیں۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ صرف زبان سے ہی مسلمان ہونے اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ان سب باتوں پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں جو قرآن شریف نے بتائی ہیں اور اُن باتوں سے بچتے

ہیں جن سے بچنے کی ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نصیحت فرمائی ہے اور ساری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور اسے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۹۔ جماعت احمدیہ خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ اور خلافت کی بہت سی برکتیں اسے حاصل ہیں۔ وہ خلیفۂ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے اور اسی اطاعت کی وجہ سے وہ متّفق اور مُتّحد ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے قربانیاں کرتی ہے۔ مگر غیر احمدی مسلمانوں کا کوئی ایسا امام نہیں جس کی اطاعت کرنا وہ ضروری سمجھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپس میں بھی اُن کے بہت سے جھگڑے اور اختلاف ہیں۔ اور وہ متّحد ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے کوشش نہیں کر سکتے۔

دوسرا سبق

اللہ تعالیٰ کی صفات

اللہ تعالیٰ تمام صفات (خُوبیوں) کا مالک ہے اور ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ وہ تمام خُوبیوں کا مالک ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی نقص یا کمزوری نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ اُس کی کوئی بیوی ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور باقی سب اُس کے محتاج ہیں۔ اُسی نے ہمیں پیدا کیا۔ وہی ہمیں پالتا ہے اور ہر طرح کا رزق دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ نہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کا اور ان کی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ ہر

وقت ہمیں دیکھتا ہے۔ ہماری تمام ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کو ہمارے تمام خیالوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ اُسی نے ہمیں زندہ کیا اور وہی ہمیں مارے گا۔ ہمارے اچھے کاموں کا بدلہ دے گا اور بُرے کاموں کی سزا دے گا۔ وہ نیکوں کی مدد کرتا ہے اور ہم سے ماں باپ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ خواہ کوئی تکلیف ہو یا خوشی، ہر وقت اُس کے سامنے جھکیں، جو کچھ مانگنا ہو اُسی سے مانگیں۔

قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہمیں بتائے ہیں جو اس کی خُوبیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان ناموں کو اسمائے حسنہ کہتے ہیں۔ بعض مشہور اسمائے حسنہ یہ ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کی صفات

اَسمائے حَسَنَہ

اَللّٰهُ	اَلرَّبُّ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ
یہ خُدا کا ذاتی نام ہے	پالنے والا	بہت مہربان	نہایت رحم والا
اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ
بادشاہ	پاک ذات	سلامتی والا	امن دینے والا
اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ
نگران	غالب	زبردست	بڑائی والا
اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ
بنانے والا	پیدا کرنے والا	صُورت بنانے والا	بخشنے والا

اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْبَصِيْرُ
بہت دینے والا	روزی دینے والا	جاننے والا	دیکھنے والا
اَلْحَكَمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْحَفِيْظُ
فیصلہ کرنے والا	بخشنے والا	قدر کرنے والا	حفاظت کرنے والا
اَلْمُجِيْبُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْمُحْيِيْ
قبُول کرنے والا	حکمت والا	قُوّت والا	زندہ کرنے والا
اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاحِدُ
مارنے والا	زندہ	سب کا تھامنے والا	اکیلا

تیسرا سبق

بعض مسنون دُعائیں

کھانا شروع کرنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

اللہ تعالےٰ کے نام سے اور اللہ تعالےٰ کی برکت کے ساتھ

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا اور

سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

پلایا اور بنایا ہمیں مسلمانوں میں سے

بیمار پُرسی کی دُعا

اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ

دُور فرما اس بیماری کو اے لوگوں کے رب اور شفا دے۔ تُو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں

اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ط

مگر وہی جو تیری جناب سے ہے۔ وہ شِفا دے جو ذرّہ بھی بیماری نہ چھوڑ دے

رات کو سونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ

اے اللہ تعالیٰ مَیں تیرے نام سے مرتا ہُوں اور جیتا ہوں اَے اللہ مَیں نے اپنی جان تجھے سونپی

وَوَجَّهتُ وَجهِيَ اِلَيكَ وَفَوَّضتُ اَمرِيۤ اِلَيكَ وَاَلجَأتُ ظَهرِيۤ

اور پھیرا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنا سہارا تجھے

اِلَيكَ رَغبَةً وَّرَهبَةً اِلَيكَ لَا مَلجَأَ وَلَا مَنجٰى مِنكَ اِلَّا اِلَيكَ

قرار دیا امید اور خوف سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف

اٰمَنتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيۤ اَنزَلتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيۤ اَرسَلتَ

میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تُو نے بھیجا۔

دُعائے جنازہ

اَللّٰهُمَّ اغفِرلَهٗ وَارحَمهُ وَعَافِهٖ وَاعفُ عَنهُ وَاَكرِم نُزُلَهٗ

اَے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو معاف فرما اور اس سے درگزر فرما اور اس کو عزّت دے

وَوَسِّع مُدخَلَهٗ وَاغسِلهُ بِالمَآءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ وَ

اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کُشادہ بنا۔ اور غسل دے اس کو پانی اور برف اور اولوں سے اور

نَقِّهٖ مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوبُ الاَبيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

اور صاف کر اس کو خطاؤں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔

وَاَبدِلهُ دَارًا خَيرًا مِّن دَارِهٖ وَاَهلًا خَيرًا مِّن اَهلِهٖ

اور اس کو اس کے گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما۔ اور اہل اچّھا اس کے اہل سے۔

وَ زَوۡجًا خَيۡرًا مِّنۡ زَوۡجِهٖ وَ اَدۡخِلۡهُ الۡجَنَّةَ

اور ساتھی اچھا اس کے ساتھی سے۔ اور اس کو بہشت میں داخل کر

وَاَعِذۡهُ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ عَذَابِ النَّارِ ط

اور اس کو قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

کامیابی کے سامان پیدا ہونے کی دُعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا

اے ہمارے ربّ! دے ہمیں اپنی جناب سے رحمت اور نکال ہمارے لئے ہمارے کام میں

رَشَدًا ○ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡ اَمۡرِیۡ

کامیابی کی راہیں اَے میرے ربّ! کھول دے میرا سینہ اور آسان فرما دے مُجھ پر میرے کام کو

چوتھا سبق

حضرت رسُول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اُسوۂ حسنہ

ہمارے رسول پاک حضرت محمد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم میں خُدا نے ساری خُوبیاں جمع کر دی تھیں۔ ہر معاملہ میں آپؐ ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ آپؐ کے نمونہ پر عمل کریں اور آپؐ کی خوبیاں اختیار کرنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ میاں ہم سے خوش ہو۔

سچّائی

اسلام کا حُکم ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور خواہ کتنے ہی نقصان کا خطرہ ہو پھر بھی جھُوٹ ہرگز نہ بولو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی سچ بولنے میں بہت مشہور تھے اور آپؐ کی اتنی شہرت تھی کہ جب خُدا نے آپؐ کو نبی بنایا تو آپؐ نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو جمع کیا۔ اور فرمایا، اے لوگو! اگر میں تمہیں کہوں کہ اِس پہاڑی کے پیچھے ایک زبردست لشکر جمع ہے جو تُم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات پر یقین کرلو گے؟ سب لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم ضرور یقین کریں گے کیونکہ ہم نے آپ کو بچپن سے ہی کبھی جھُوٹ بولتے نہ دیکھا نہ سُنا۔

وعدہ پُورا کرنا

آپؐ جو وعدہ کرتے تھے اُسے ضرور پورا کرتے تھے جنگِ بدر میں آپؐ کے ساتھ صرف ۳۱۳ آدمی تھے۔ کافر ایک ہزار تھے۔ گویا آپؐ کو آدمیوں کی بہت ضرورت تھی۔ اُس وقت دو

مسلمان آپؐ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے کہا ہم مکہ سے آئے ہیں راستہ میں کافروں نے ہمیں پکڑ لیا تھا۔ اور اُنہوں نے اس وعدہ پر ہمیں چھوڑا ہے کہ ہم اس جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے نہیں لڑیں گے۔ مگر یہ وعدہ مجبوری کا تھا۔ حضورؐ ہمیں لڑنے کی اجازت دیں۔ حضورؐ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا گو ہمیں آدمیوں کی بہت ضرورت ہے۔ مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اُسے ضرور پورا کرو۔ چنانچہ حضورؐ نے اُنہیں لڑنے کی اجازت نہ دی۔

رحم

حضورؐ دوست و دشمن، بچّے بوڑھے، عورت اور مرد سب پر رحم فرماتے تھے۔ بلکہ پرندوں اور جانوروں پر بھی رحم فرماتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا، میں جب نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں مگر پیچھے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آجاتی ہے۔ اس لئے میں بچے کا خیال کرتے ہوئے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ حضوؐر عورتوں اور بچوں پر خاص طور پر رحم فرماتے تھے۔

عرب کے ملک میں رواج تھا کہ اگر کوئی لڑکی پیدا ہو جاتی تو اُسے زندہ ہی زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ آپؐ نے اس سے سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ تو بڑا گناہ ہے۔ عرب میں یہ بھی دستور تھا کہ زندہ جانوروں کی ران سے تھوڑا سا گوشت کاٹ لیتے اور اُسے بھُون کر کھا لیتے۔ اس سے جانور بیچارے کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ حضورؐ نے اس سے بھی منع فرمایا۔

والدین کی خدمت اور اطاعت

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں سب سے اچھا سلوک کس سے کروں؟ حضورؐ نے فرمایا اپنی ماں سے۔ اُس نے پُوچھا اس کے بعد کس کے ساتھ سب سے اچّھا سلوک کروں؟ حضورؐ نے فرمایا اپنی ماں سے۔ پھر تیسری بار یہی سوال کیا۔ حضورؐ

نے پھر یہی جواب دیا کہ ’’اپنی ماں سے‘‘ جب چوتھی بار اُس نے پھر سوال کیا کہ حضورؐ! ماں کے بعد میں سب سے زیادہ سلوک کس سے کروں تو حضورؐ نے فرمایا، اپنے باپ کے ساتھ۔ اس سے خود اندازہ لگالو کہ حضورؐ ماں باپ کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری کو بچوں کے لئے کتنا ضروری سمجھتے تھے۔ دراصل حضورؐ نے یہ تاکید اِس لئے فرمائی کہ خود اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی والدین کی اطاعت کو بھی ضروری ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

> ’’اے لوگو! اپنے اللہ کی عبادت کرو۔ اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھی ہمیشہ بھلائی اور اطاعت کا سلوک کرو‘‘۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے والدین گو بچپن میں فوت ہو گئے تھے لیکن حضورؐ اپنے چچا ابوطالب اور اپنی دایہ حلیمہ کو اپنے والدین کی طرح سمجھتے تھے اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ اُن کا کہنا مانتے تھے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔

پانچواں سبق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی محبّت تھی۔ ایک دفعہ پنڈت لیکھرام نے جو آنحضرتؐ کی شان میں بہت گستاخیاں کیا کرتا تھا آپؑ کو سلام کیا۔ آپؑ نے منہ دوسری طرف کرلیا۔ اُس نے پھر سلام کیا۔ آپؑ نے پھر بھی اس کا کوئی جواب

نہیں دیا۔ بعد میں جب ذکر آیا کہ پنڈت لیکھرام نے سلام کیا تھا تو آپؑ نے بڑے غُصّہ سے فرمایا کہ جو شخص ہمارے آقاؐ کو گالیاں دیتا ہے ہم اُس کے سلام کا جواب کس طرح دے سکتے ہیں۔ !!!

حضورؑ کی یہ عادت تھی کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

مہمان نوازی

جو مہمان حضورؑ کے پاس آتے تھے حضورؑ ان کے لئے خاص کھانا پکواتے اور اُنہیں کھلاتے تھے۔ اور ان کے آرام کا خیال رکھتے۔ حضورؑ کے ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ رات کے بارہ بجے کسی نے دستک دی۔ جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضورؑ نے ایک ہاتھ میں دودھ کا برتن اور گلاس اور دوسرے ہاتھ میں لیمپ پکڑا ہوا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہیں سے دودھ آ گیا تھا، میں آپ کے لئے لے آیا ہوں۔

دیانتداری

ایک دفعہ حضورؑ سیر کے لئے قادیان کے شمالی جانب تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک کھیت کے کنارے چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے۔ ایک صاحب نے دیکھا کہ بڑا عمدہ اور پکا ہوا بیر درخت کے نیچے گرا ہوا ہے۔ اُنہوں نے اُسے اُٹھا کر کھانا چاہا۔ جب حضورؑ نے دیکھا تو فرمایا یہ بیر مت کھاؤ۔ جہاں سے اُٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔ آخر یہ کسی کی ملکیّت ہے۔ اور مالک کی اجازت کے بغیر اسے کھانا ٹھیک نہیں۔

صفائی

حضورؑ صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ سادہ مگر صاف سُتھرے کپڑے پہنتے تھے۔ دانت

صاف کرنے کے لئے کیکر کی مسواک استعمال فرماتے تھے۔ حضورؐ کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نے حضورؐ کے اُترے ہوئے کپڑوں کو ناک کے ساتھ لگا کر سونگھا ہے۔ مجھے کبھی اُن میں سے پسینہ کی بُو نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حضورؐ کپڑوں کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

السّلام علیکم کہنا

حضور کے ایک خاص صحابیؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ مسجد مُبارک میں بیٹھے تھے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حضورؐ کو ایک کام کے سلسلے میں اُٹھ کر گھر جانا پڑتا۔ جب بھی حضورؐ اُٹھتے تو السلام علیکم کہہ کر اندر جاتے اور باہر آ کر پھر السلام علیکم کہتے تھے۔

کسی کو تُو نہ کہتے تھے

حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا کسی کو بھی حضورؐ تُو کے لفظ سے خطاب نہ فرماتے تھے۔ ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ میں چھوٹا بچہ تھا اور کثرت سے حضورؐ کے گھر جاتا تھا۔ لیکن حضورؐ نے کبھی بھی مجھے تو کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا

حضورؐ گھر کے کاموں میں بھی حصہ لیا کرتے تھے۔ چارپائیاں خود بچھا لیتے اور بستر کر لیتے تھے۔ اگر کبھی یکدم بارش آ جاتی تو چھوٹے بچے تو چار پائیوں پر سوتے رہتے اور حضورؐ ایک طرف سے خود اُن کی چار پائیاں پکڑتے دوسری طرف سے کوئی اور پکڑ لیتا اور اس طرح خُود اُن کی چار پائیاں اندر کروا لیتے تھے۔ اگر مہمان ہوتے تو کئی بار خود کھانا اُٹھا کر اندر لے جاتے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے۔

چھٹا سبق

دین کی چند ضروری باتیں

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ دنیا میں سب سے پہلا خُدا کا گھر ہے۔ یہ تمام مُسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز اور سب سے مقدّس مقام ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال مسلمان جمع ہو کر حج کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ قریبًا ساڑھے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ نے خُدا کے حُکم سے اُس کی عبادت کے لئے بنایا تھا۔ شروع میں اس کے ارد گرد کوئی آبادی نہ تھی۔ لیکن بعد میں اس جگہ ایک شہر آباد ہو گیا۔ جس کا نام مکّہ معظّمہ ہے۔ یہ وہی شہر ہے جہاں ہمارے آقا حضرت رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

قِبلہ

قِبلہ کے معنی سامنے اور آگے کے ہوتے ہیں۔ خُدا کا یہ حکم ہے کہ مُسلمان جب بھی نماز پڑھیں اپنا منہ اور اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف رکھیں گویا خانہ کعبہ اُن کے سامنے ہو۔ اس لئے مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ جس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

اَزواج مُطہّراتؓ

رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ازواج مُطہّرات کہتے ہیں۔ بعض ازواجِ مطہّرات کے نام یہ ہیں:۔

حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ، حضرت زینبؓ۔ حضرت سودہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔

حضرت اُمِّ حبیبہؓ۔ حضورؐ کے ازواج کو اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن بھی کہتے ہیں جس کے معنی ہیں مومنوں کی مائیں۔

رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی اَولاد

حضورؐ کے ہاں چار لڑکے پیدا ہوئے۔ ابراہیم۔ قاسم۔ طاہر اور طیّب۔ چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زَینبؓ۔ رُقیّہؓ۔ اُمِّ کلثومؓ۔ فاطمۃ الزّہراءؓ۔ چاروں لڑکے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ لڑکیوں میں سے حضورؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزّہراءؓ تھیں جو حضورؐ کو بہت پیاری تھیں۔ اُن کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حُسینؓ آپؓ کے ہی صاحبزادے تھے۔ حضرت امام حُسینؓ واقعۂ کربلا کے موقع پر شہید ہو گئے تھے۔

غَزواتِ نبویؐ

حضرت رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کو کُفّارِ مکّہ سے جو جنگیں کرنا پڑیں اُنہیں غزوات کہتے ہیں۔ بعض مشہور جنگوں کے نام یہ ہیں:۔

جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ تبوک، جنگِ حُنین

سُنّت اور حدیث

رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو جو کام کئے اُنہیں سنّت کہتے ہیں۔ اور جو باتیں حضورؐ نے بیان فرمائیں اُنہیں حدیث کہتے ہیں یہ باتیں جن کتابوں میں جمع کی گئی ہیں انہیں حدیث کی کتابیں کہتے ہیں حدیث کی سب سے مشہور کتاب کا نام صحیح بخاری ہے۔

قُرآن۔ سُنّت اور حدیث

سب سے مقدّم قرآن شریف ہے اس کے بعد سُنّت اور پھر حدیث کا درجہ آتا ہے۔

اسلامی قمری مہینوں کے نام

مُحرّم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاوّل۔ جمادی الثّانی۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجّہ

یہ مہینے قمری مہینے کہلاتے ہیں۔ مُسلمانوں کا سَن، سَنِ ہجری کہلاتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں نے رسول پاکؐ کی ہجرت سے سال شماری کی ہے۔

ہجری شمسی مہینوں کے نام اور اُن کی وجہ تسمیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہجری شمسی سنہ کی تقویم میں مہینوں کے جو نام تجویز فرمائے ہیں وہ سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبّہ کے بارہ ۱۲ اہم واقعات پر مبنی ہیں۔ یہ تمام واقعات ایسے نقطۂ مرکزیہ کی حیثیّت رکھتے ہیں جن کے اردگرد اسلامی تاریخ چکّر لگا رہی ہے۔

اِزدیادِ علم اور افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں ہجری شمسی مہینوں کے نام اور اُن کی وجہ تسمیّہ مختصر الفاظ میں تحریر کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ احبابِ جماعت حضورؓ کی اس مایۂ ناز تقویم کو حضورؓ کے منشاء کے مطابق اپنے روز مرّہ میں جگہ دیں گے اور زیادہ سے زیادہ رواج دیتے ہوئے اسلامی نظام کے قیام میں مُمِدّ و مُعاون ثابت ہوں گے۔

۱۔ صُلح (جنوری):

اس مہینہ شمسی میں کُفّارِ مکّہ کے ساتھ حُدیبیہ کے مقام پر صلح کا مُعاہدہ ہوا جس کے نتیجہ میں لوگ کثرت سے مُسلمان ہونے شروع ہو گئے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے فتحِ مُبین رکھا ہے۔

۲۔ تبلیغ (فروری):

اس مہینہ میں حضرت رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطُوط

ارسال فرمائے اور ان کو اسلام کی دعوت پہنچائی۔

۳۔ اَمان (مارچ):

اس مہینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے حجّۃ الوداع کے موقعہ پر اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں تمہارے مالوں اور تمہاری عزّت و آبرو کو ویسی ہی عزّت بخشی ہے جیسی کہ اُس نے حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکّہ معظّمہ کو حُرمت عطا فرمائی ہے۔

۴۔ شہادت (اپریل):

اس مہینہ میں دُشمنانِ اسلام نے دو دفعہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ دہی اور غدّاری سے ۷۷ کے قریب اکابر صحابہؓ کو اپنے ہاں بُلا کر نہایت بے دردی سے شہید کر دیا جو قرآن کریم کے حافظ اور ماہر تھے۔

۵۔ ہجرت (مئی):

اس مہینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ میں قیام فرمایا۔

۶۔ احسان (جُون):

اس مہینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حاتم طائی کے قبیلہ طَے کے اسیروں کو ازراہ کرم احسان آزادی بخشی۔

۷۔ وفا (جولائی):

اس مہینہ شمسی میں غزوۂ ذات الرّقاع ہوا جس میں صحابۂ کرام نے شدت گرمی میں لمبا پیدل سفر کر کے اپنے صدق و صفا اور تسلیم و رضا کا نمونہ دکھایا۔ حتی کہ بعض کے پاؤں چھلنی ہو گئے اور ناخُن تک جھڑ گئے۔ اس موقعہ پر صلوٰۃ خوف کا حکم نازل ہوا۔

۸۔ ظہور (اگست):

اس مہینہ شمسی میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے بیرون عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بُنیاد رکھوائی جبکہ مؤتہ کے مقام پر آپؐ کے ایلچی حارث بن عُمیرؓ کو شہید کر دیا گیا۔ جس پر لشکر کشی کی گئی۔ آپؐ کے مقرّر کردہ تین اُمراء یکے بعد دیگرے اس جنگ میں شہید ہوئے۔

۹۔ تبوک (ستمبر):

اس مہینہ میں صحابہ کرامؓ نے جنگ تبوک کے موقعہ پر اپنے اخلاص کا مختلف صورتوں میں نمونہ اور اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ سے اعلیٰ جوہر ایمان دکھائے۔

۱۰۔ اِخاء (اکتوبر):

اس مہینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے مُہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مُہاجِر اور ایک ایک انصار کے درمیان خاص طور پر اُخوّت کا تعلّق قائم فرمایا جس کے نتیجہ میں باہمی تعلّقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ گئے۔

۱۱۔ نبوّت (نومبر):

اس مہینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے منصبِ نبوّت ورسالت بخشا۔

۱۲۔ فتح (دسمبر):

اس مہینہ میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فتح مکّہ کے موقعہ پر اپنے خونخوار دُشمنوں کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر عفوِ عام کا اعلان فرمانے کا امتیاز بخشا۔

ساتواں سبق

بعض ضروری جُملے اور اُن کا مطلب

۱۔ **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ** :۔ اس کے معنی ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ یہ فقرہ صرف رسُول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ **عَلَیۡہِ السَّلَامُ** :۔ اس کے معنی ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہو۔ یہ فقرہ خُدا کے نبیوں اور ماموروں کے ناموں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ **اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ** :۔ اس کے معنی ہیں، اگر خُدا تعالیٰ نے چاہا۔ جب کسی کام کے کرنے کا اِرادہ ظاہر کرو یا کسی سے کوئی وعدہ کرو تو ساتھ انشاء اللہ ضرور کہو۔ مثلاً ”یہ کام میں انشاءاللہ ضرور کروں گا“۔ یا ”میں اپنا وعدہ انشاءاللہ ضرور پُورا کروں گا“۔

۴۔ **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** :۔ اس کے معنے ہیں تمام تعریفوں کا مستحق صرف اللہ ہی ہے۔ سورۃ فاتحہ اسی جملہ سے شروع ہوتی ہے جب بھی کوئی نعمت ملے یا کسی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا ہو تو **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** ضرور کہتے ہیں۔ کھانا کھانے اور چھینک آنے کے بعد بھی **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** کہنا چاہیئے۔

۵۔ **یَرۡحَمُکُمُ اللّٰہُ** :۔ یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدُ للّٰہِ کہے تو سننے والے کو چاہیئے کہ وہ کہے **یَرۡحَمُکُمُ اللّٰہُ**۔

۶۔ **جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا:۔** یعنی اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور نیک بدلہ دے۔ جب کسی کا شکریہ ادا کرنا ہو تو کہتے ہیں **جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا**۔

۷۔ **مَاشَآءَ اللّٰہُ:۔** اس کے معنی ہیں، جو کچھ اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ جب کسی اچّھی چیز کی تعریف کرنی ہو تو ساتھ مَاشَآءَ اللّٰہُ کہتے ہیں۔ مثلاً ”آپ کا بیٹا ماشاء اللہ بہت ذہین ہے“۔

۸۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ:۔** معنے:۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور مرنے کے بعد اُس کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ فقرہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اور کسی کی وفات کی خبر سُننے پر یا مُصیبت اور بُری خبر سننے پر اسے استعمال کرتے ہیں۔

آٹھواں سبق

سلسلہ احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات

حضرت مسیح موعودؑ کی شادی اور اولاد

پہلی شادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی شادی بچپن کا زمانہ گزرنے کے معًا بعد والدین نے کر دی تھی۔ آپؑ کی زوجۂ اوّل کا نام حُرمت بی بی تھا۔ وہ آپؑ کے عزیزوں میں سے ہی تھیں۔ مگر طبیعتوں کے نہ ملنے کی وجہ سے یہ رشتہ کامیاب نہ ہوا۔ اس شادی سے حضورؑ کے ہاں دو۲ بچے پیدا ہوئے:۔

(۱) مرزا فضل احمد صاحب (۲) حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ

مرزا فضل احمد صاحب تو جوانی میں فوت ہو گئے۔ حضرت مرزا سُلطان احمد صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر دی۔ آپؓ کو خلافت ثانیہ کے زمانہ میں احمدیّت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپؓ کی ساری اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہے۔

دُوسری شادی

۱۸۸۴ء کے آخر میں آپؑ نے خُدائی بشارت کے ماتحت دہلی کے ایک معزّز سیّد خاندان میں دوسری شادی کی جو خُدا کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوئی۔ آپؑ کی دوسری زوجہ محترمہ کا نام نُصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ تھا۔ جو جماعت احمدیہ میں حضرت اُمّ المؤمنین یا حضرت امّاں جان کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق۔ نیکی اور حسن سلوک کی وجہ سے آپؓ احمدی عورتوں کے لئے ایک نمونہ تھیں۔ ۲۰/اپریل ۱۹۵۲ء کو بمقام ربوہ آپؓ کا انتقال ہوا۔ ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں آپؓ کا مزار ہے۔

حضرت اماں جانؓ کے والد حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ تھے۔ آپؓ کے دو بھائی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ جماعت احمدیہ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جنہیں دین کی خاص خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

اولاد

دوسری شادی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو اولاد دی اس کے متعلق حضورؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی بشارتیں دیں اور بتایا کہ وہ بہت نیک، بابرکت، بااقبال اور دین کی خاص خدمت کرنے والی ہوگی۔ چنانچہ یہ بشارتیں پوری ہوئیں۔ حضورؑ کی زندہ رہنے اور عمر پانے والی اولاد کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

آپؓ اللہ تعالیٰ کی خاص بشارت کے ماتحت ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی بنے اور ۵۱ سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ زمانۂ خلافت گزارنے اور اسلام کی خدمت کرنے کے بعد مورخہ ۸/نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر آپؓ وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانّا الیہ راجعون

۲۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ:

آپؓ ۲۰/اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپؓ کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے کئی بشارتیں دی تھیں۔ جن کے مطابق آپؓ کو دین کی خاص خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت کے کاموں میں آپؓ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے دست بازو تھے۔ آپؓ کو بہت سی قیمتی کتابیں اور مضامین لکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ آپؓ ۲/ستمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئے۔ اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے۔

۳۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ:

آپؓ بھی الٰہی بشارتوں کے مُطابق مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپؓ کو بھی دین کی بہت خدمت کرنے کا موقع ملا۔ مورخہ ۲۶/دسمبر ۱۹۶۱ء کو آپؓ فوت ہوئے اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے۔

۴۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا:

آپؓ بھی الٰہی بشارتوں کے ماتحت [1] پیدا ہوئیں۔ آپؓ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان

---

[1] تاریخِ پیدائش ۲/مارچ ۱۸۹۷ء

صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ سے ہوئی۔ آپؓ کے قیمتی مضمون اور نظمیں اکثر احمدی بچّے پڑھتے ہیں آپؓ ۲۲۔ ۲۳ ؍مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو وفات پا گئیں۔ اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔

۵۔ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپؓ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود اولاد میں سے تھیں مورخہ ۲۵ ؍جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ کے ساتھ آپؓ کی شادی ہوئی۔ آپؓ مورخہ ۶ ؍مئی ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئیں اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔

تصانیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسّی کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں حضورؑ نے اسلام کی صداقت کے زبردست ثبوت دیئے۔ اللہ تعالےٰ کے تازہ نشانات ظاہر کئے۔ قرآن کریم کی خُوبیاں بیان فرمائیں۔ چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ۔ حقیقۃ الوحی۔ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ کشتی نوح۔ الوصیّت۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ برکات الدّعا۔ تریاق القلوب

چند مشہور اصحاب حضرت مسیح موعودؑ کے نام

حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ، حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ، حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولوی بُرہان الدّینؓ صاحب جہلمی، حضرت مولوی غُلام رسول صاحبؓ راجیکی، حضرت حافظ مختار احمد صاحبؓ شاہجہانپوری۔

قادیان اور اس کے مقاماتِ مقدّسہ

قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز اور مقدّس مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں پَیدا ہوئے۔ زندگی کا اکثر حصہ یہیں گزُارا۔ یہیں آپؑ کا مزار ہے۔ جس مکان میں حضورؑ رہتے تھے جن مساجد میں حضورؑ نماز پڑھتے تھے وہ سب ہمارے لئے بہت بابرکت ہیں۔ یہاں کے چند ایک مقدّس مقامات یہ ہیں۔ بہشتی مقبرہ، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ۔ منارۃ المسیح (یہ خُوبصورت سفید منارہ مسجد اقصیٰ میں ہے۔ اس کی بُنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے رکھی۔ یہ مسیح موعودؑ کے متعلّق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کو پُورا کرتا ہے کہ آنے والا مسیح ایک سفید مینارہ کے پاس اُترے گا۔

بہشتی مقبرہ

یہ قبرستان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خُدا کے حکم سے بنوایا تھا۔ خُدا تعالےٰ نے حضورؑ کو بتایا تھا کہ صرف وہی شخص اس میں دفن ہوگا جو خُدا تعالےٰ کے نزدیک بہشتی ہوگا۔ اس میں دفن ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان بُری باتوں سے بچے۔ نمازیں پڑھے۔ نیک کام کرے اور اپنی کمائی اور جائیداد کا کم از کم دسواں حصّہ چندہ کے طور پر دے۔ اس قبرستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام۔ حضرت خلیفہ اولؓ اور جماعت کے دیگر بڑے بڑے صحابیوں اور دین کی خاص خدمت کرنے والے احمدیوں کی قبریں ہیں۔

دارِ حضرت مسیح موعودؑ

یہ حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کا نام ہے۔ اس میں وہ کمرے بھی ہیں جن میں حضورؑ عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اپنے خُدا سے دُعائیں کیا کرتے تھے۔

ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ قادیان جا کر اور مقدّس مقامات کی زیارت کر کے

اپنے ایمان کو تازہ کرے۔

درویشان قادیان

اللہ تعالیٰ نے ''داغِ ہجرت'' کے الہام کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ جماعت کو مستقبل میں قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں ایسے حالات رُونما ہوئے کہ انگریزوں نے اپنی غُلامی سے آزاد کرنے کے ساتھ ہی ملک کو دو ۲ حِصّوں میں تقسیم کر دیا۔ ملکی تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب میں خطرناک قسم کے فسادات شروع ہو گئے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو ترک وطن کرنا پڑا اور **قادیان** بھی فسادات کی لپیٹ میں آ گیا۔ اور جماعت کی بیشتر آبادی کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ چونکہ قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہے۔ اس میں بہت سے شعائر اللہ اور مقدّس مقامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ اس لئے ان کی نگہداشت اور آبادی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک معقول تعداد کو قادیان میں ہی ٹھیرنے کا ارشاد فرمایا اور قادیان میں ہی انہیں آباد رکھنے کا نہایت اعلیٰ اِنتظام فرمایا۔ انہیں ''**درویشان قادیان**'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ شروع میں درویش ۳۱۳ کی تعداد میں تھے۔ چند سال اُن کو تجرّد کی زندگی بسر کرنی پڑی۔ پھر نوجوانوں کی شادیاں ہوئیں۔ اور جن کے اہل وعیال حفاظت کی خاطر قادیان سے باہر بھجوا دیئے گئے تھے وہ مستقل قیام کی غرض سے قادیان واپس آ گئے۔

درویشوں کے تفصیلی حالات ماہنامہ ''اَلفُرقان'' ربوہ کے اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء کے ضخیم پرچے میں درویشانِ قادیان نمبر سے شائع ہو چکے ہیں۔

قادیان کے تعلیمی اور رِفاہی ادارے

اس وقت جماعت کے زیر انتظام درج ذیل تعلیمی اِدارے احمدی آبادی میں قائم

ہیں۔ تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری سکول میں +2 تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اقراء کنڈر گارٹن ، نصرت گرلز ہائی سکول، نصرت وِیمن کالج، اور خصوصی دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ قائم ہے جس میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کا بِالتفصیل اور دیگر مذاہب کا بھی مطالعہ کرایا جاتا ہے اور مُبلّغین اسلام تیّار کئے جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک میں جامعات قائم ہو چکے ہیں جن میں دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغین اسلام دنیا بھر میں تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ دارالصناعۃ میں نوجوانوں کو مختلف ٹیکنیکل امور سکھائے جاتے ہیں۔

ہسپتال

صدر انجمن احمدیہ نے اپنے محدود ذرائع آمد کے باوجود ملکی تقسیم یعنی ۱۹۴۷ء سے ایک خیراتی شفاخانہ چھوٹی سی جگہ میں کھول رکھا تھا جو احمدیہ شفاخانہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی وسیع وعریض عمارت بنا کر اس میں منتقل ہو چکا ہے اس میں جدید سہولیات بھی میسر ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس کا نام نور ہسپتال تجویز فرمایا اور ۲۰۰۵ء میں قادیان آمد کے موقع پر اس کا افتتاح فرمایا۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک یہ ہسپتال ہر مذہب وملّت کے افراد کے لئے یکساں طور پر نہایت ہمدردی کے ساتھ طبّی امداد بہم پہنچاتا چلا جا رہا ہے اور علاقہ میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ ۲۰۱۷ء میں ہسپتال کی صدسالہ جوبلی تقریب منائی گئی۔

قادیان میں رینوویشن، توسیع وجدید تعمیرات

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دارالمسیح کی رینوویشن، مسجد اقصیٰ کی رینوویشن وتوسیع

، جدید گلشن پارک کی تعمیر، مقام ظہور قدرت ثانیہ میں یادگار کی نئی تعمیر، شاہ نشین و مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رینوویشن، لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ میں توسیع، سرائے طاہر، سرائے وسیم، تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری سکول کی وسیع عمارت، دارالصناعت کا قیام، متعدد مکانات و گیسٹ ہاؤسز، قرآن نمائش، مخزن تصاویر، النور نمائش، امن عالم نمائش، نورالدین لائبریری (مرکزی لائبریری قادیان) کی تعمیرات و قیام عمل میں آئے۔

منارۃ المسیح۔ مسجد مُبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے ایک بڑی تعداد غیر از جماعت لوگوں کی روزانہ آتی ہے جن کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرانے اور اسلام و احمدیت کی تعلیمات سے رُوشناس کرانے کا انتظام موجود ہے۔

اشاعت لٹریچر و اخبارات

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے اسلام احمدیّت کا تبلیغی لٹریچر گورمکھی، ہندی، اُردو، انگریزی اور دوسری علاقائی زبانوں میں ہر سال کئی لاکھ صفحات پر مشتمل شائع ہوتا ہے۔ نیز ہندوستان کی 15 علاقائی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے جو غیر مسلموں کو قرآنی علوم و معارف سے آگاہ کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ ہندوستان کی بڑی بڑی شخصیتوں کو اور بیرونی ممالک سے آنے والے معززین کو روحانی تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ (اب تک جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کی 75 زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ طبع ہو چکا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک)

اللہ کے فضل سے مرکز قادیان سے ایک ہفتہ وار اردو اخبار ’’بدر‘‘ 1952 سے جاری ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خُطبات، خطابات رپورٹیں، مرکزی اعلانات اور تبلیغی کارگُزاریوں کی رپورٹیں اور علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کے

متعدد صد سالہ جوبلی نمبر و خصوصی شمارہ جات شائع ہو چکے ہیں چند سالوں سے اخبار بدر اڑیہ، بنگلہ، تامل، تلگو، کنڑ، ملیالم، ہندی، ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ جبکہ مرکزی طور پر رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگلش ماہانہ، موازنہ مذاہب اردو ماہانہ، گلدستہ وقف نو اردو انگلش سہ ماہی، رسالہ مریم اردو انگلش سہ ماہی کے علاوہ رسالہ مشکوۃ ماہانہ، راہ ایمان ماہانہ، انصار اللہ ماہانہ، مصباح چھ ماہی اور بعض علاقوں کے رسائل بھی جاری ہیں۔

جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا نام اَلْحَکَم تھا۔ یہ اخبار ۱۸۹۷ء میں امرتسر سے جاری ہوا اور پھر ۱۸۹۸ء میں قادیان سے نکلنے لگا۔ اس کے ایڈیٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تھے۔

جلسہ سالانہ

اس جلسہ کی بُنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ سب سے پہلا جلسہ دسمبر ۱۸۹۱ء میں مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا۔ اس میں صرف ۷۵ آدمی شریک ہوئے۔ ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں ۱۳۲۷/ اصحاب شریک ہوئے۔ اس کے بعد اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد برابر بڑھتی گئی حتی کہ ۱۹۸۳ء میں ربوہ میں جب یہ جلسہ ہوا تو اس میں تقریباً اڑھائی لاکھ احمدی شریک ہوئے۔ نہ صرف پاکستان اور ہندوستان بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی احمدی اس میں بڑے شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ پہلے یہ جلسہ صرف قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ پھر قادیان اور ربوہ دونوں جگہ ہونے لگا۔ مگر زیادہ رونق ربوہ کے جلسہ میں ہوا کرتی تھی۔ ربوہ کا جلسہ ہر سال بِالعُموم دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوتا تھا۔ قادیان کا جلسہ بالعموم دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں ہوتا ہے۔ 1984 سے پاکستان میں مخالفت اور ملکی پابندیوں کی وجہ سے وہاں جلسہ سالانہ نہیں ہو رہا۔ 1984 سے حضرت خلیفۃ المسیح کے لندن ہجرت کر جانے کی وجہ سے اب مرکزی

جلسہ ہر سال لندن میں ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد ممالک میں عظیم الشان رنگ میں جلسہ ہائے سالانہ ہوتے ہیں۔ جبکہ قادیان میں مسلسل ہر سال یہ جلسہ ہوتا ہے۔ 1991 میں قادیان میں جلسہ سالانہ کی صد سالہ جوبلی تقریب منائی گئی اس تاریخی و یادگاری جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ بنفس نفیس تشریف لائے۔ 2005 کے تاریخی جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان کے جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس تشریف لائے اور بستان احمد میں یہ یادگاری جلسہ منعقد ہوا جو MTA کے ذریعہ قادیان سے پہلی بار براہ راست نشر ہوا۔

رَبوہ

قادیان سے ہجرت کے بعد ستمبر ۱۹۴۸ء میں چنیوٹ ضلع جھنگ سے چھ میل دور دریائے چناب کے کنارے جماعت احمدیہ کا نیا مرکز قائم ہوا جس کا نام ربوہ رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس کی بنیاد رکھی۔

جماعت کے تمام دفاتر۔ سکول اور کالج یہیں ہیں۔ یہیں سے اسلام کے مُبلّغین دُنیا کے مختلف ملکوں میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔

حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار بھی ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں ہیں۔ ربوہ کے چند ایک خاص مقامات کے نام یہ ہیں:۔

مسجد مُبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ مہمان خانہ (دار الضّیافت)۔ بہشتی مقبرہ۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و وقف جدید۔ دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ جامعہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ڈگری کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول۔ جامعہ نُصرت۔ نُصرت گرلز ہائی اسکول۔ فضل عمر ہسپتال۔ دفتر مجلس انصار اللہ۔ ایوان محمود

(ہال خُدام الاحمدیہ) خلافت لائبریری۔ دفتر لجنہ اِماء اللہ۔ دارالیتمیٰ، صنعتی سکول، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول۔

ربوہ سے نکلنے والے چند اخبارات اور رسالوں کے نام اس طرح سے ہیں:

روزنامہ الفضل۔ رسالہ انصار اللہ۔ رسالہ الفرقان۔ رسالہ خالد۔ رسالہ تشحیذ الاذہان۔ (یہ رسالہ احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے شائع ہوتا ہے) مصباح اور رسالہ تحریک جدید۔

(آجکل جماعت احمدیہ کے لئے پاکستان میں مخالفت اور ملکی پابندیوں کی وجہ سے اخبارات و رسائل اور لٹریچر کی اشاعت ممنوع ہے)

قادیان، ربوہ اور لنڈن کے علاوہ افریقہ۔ امریکہ۔ سیلون۔ سوئٹزرلینڈ۔ اور دنیا کے دوسرے بہت سے ملکوں سے بھی احمدیوں کے اخبار اور رسالے شائع ہوتے ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل لندن:

اللہ کے فضل سے 1994 سے لندن میں اخبار ''الفضل'' انٹرنیشنل اردو میں جاری ہے۔ پہلے یہ ہفت روزہ تھا مئی 2019 سے سہ روزہ ہو چکا ہے۔ اس میں سیدنا حضور انور کے خطبات، خطابات، رپورٹیں جماعت کی عالمی خبریں مرکزی اعلانات اور اعلیٰ علمی و دینی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

نوواں سبق

حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر بہت سی پیشگوئیاں کیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ بعض پیشگوئیاں یہ ہیں:۔

پیشگوئی مصلح موعود

خُدا نے حضورؑ کو بتایا کہ آپ کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو دُنیا کے کناروں تک شُہرت پائے گا، اس کے ذریعہ اسلام بہت ترقی کرے گا۔ وہ قرآن شریف کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلائے گا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کے ذریعے خاص ترقی ملے گی۔

اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا۔ ہمارے خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ پیشگوئی کے مطابق نو سال کے اندر پیدا ہوئے اور پھر باوجود سخت مخالفت کے حضورؓ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور حضورؓ کے زمانہ میں اسلام نے اور احمدیّت نے بہت ترقی کی۔ اور دوست دشمن سب مانتے ہیں کہ حضورؓ کی شُہرت دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے۔

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی

پنڈت لیکھرام ہندوؤں کے فرقہ آریہ سماج سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ آپؑ کے مقابل پر آیا۔ اور

اسلام کے مقابلہ میں ویدوں کو برتر ثابت کرنے کے لئے بڑا زور لگایا۔ براہین احمدیہ کے مطلوبہ چیلنج کا جواب حسبِ شرائط دینے سے عاجز رہا۔ مگر حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سخت توہین آمیز کُتب و تحریرات و اشتہارات شائع کرتا رہا۔ ملاحظہ ہو اُس کی کتاب ''کُلّیاتِ آریہ مُسافر'' آپؑ سے بار بار نشان صداقت کا مطالبہ بھی دُہراتا رہا۔ اور آپؑ کو اپنے خلاف نشان کا اعلان کرنے کی اجازت بھی دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہام سے بار بار اطّلاع دی کہ یہ شخص ہلاک کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام و برکات الدُّعا و کرامات الصادقین۔

یہ پنڈت لیکھرام کی اس پیشگوئی کے مقابلہ میں تھا کہ مرزا

''تین سال کے اندر مر جائے گا۔۔۔۔ اور اس کی ذُرّیت میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا''۔

(تکذیب براہین احمدیہ و کُلّیاتِ آریہ مسافر)

اب دُنیا جانتی ہے کہ کون سچّا اور کون جھُوٹا ثابت ہُوا۔

قادیان سے ہجرت کے متعلّق پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے ''داغ ہجرت'' کے الہام میں بتایا تھا کہ ہجرت ہوگی۔ اور حضرت مُصلح موعودؓ کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ کسی زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قادیان سے نکلنا پڑے گا۔ اور خُشک پہاڑیوں والے ایک اونچے علاقہ میں اُسے اپنا دوسرا مرکز بنانا پڑے گا اور یہ حالت عارضی ہوگی۔ یہ ہجرت ۱۹۴۷ء میں ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کی اکثریت پاکستان جا کر پہاڑی علاقہ میں آباد ہوگئی۔ اس مقام وجگہ کا نام **ربوہ** رکھا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سلسلہ میں ایک الہام یہ بھی ہوا کہ:۔

قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَا ھٰذَا اِلَّا تَھْدِیْدُ الْحُکَّامِ۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ یَأْتِیْکَ نُصْرَتِیْ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔

ترجمہ:۔ تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذہ حکّام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خُدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپُرد کی ہے پھر تُجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ذوالجلال بلند شان والا رحمان ہُوں۔

(تذکرہ صفحہ ۲۹۵)

اس سے ظاہر ہے کہ ہجرت والی حالت عارضی ہے۔ اور جس طرح ہجرت کی پیشگوئی پُوری ہوگئی ہے، اپنے وقت پر واپسی کی پیشگوئی بھی یقیناً پوری ہوکر رہے گی۔

دسواں سبق

جماعتِ احمدیہ کا موجودہ نظام

جماعت احمدیہ کے انتظام کو اچھی طرح چلانے کے لئے ہمارے حضرت صاحب نے مختلف محکمے اور تنظیمیں قائم کی ہوئی ہیں چند ایک کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:۔

صدر انجمن احمدیہ

یہ جماعت کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں قائم فرمائی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان بدستور قائم

ہے۔ اور اپنا فرض پُوری محنت، خلوص اور ہمّت و جاں بازی سے ادا کر رہی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں بھی علیحدہ مرکزی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان قائم ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی نگرانی اور ہدایت کے مطابق اصلاح وارشاد اور احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتی ہے۔ ہندوستان کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کی نگرانی اور تبلیغ اسلام کا کام حضرت خلیفۃ المسیح کی نگرانی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام انجام پاتا ہے۔ جس کی الگ الگ نظارتوں کے ناظر مقرر ہیں اور ماتحت صیغوں کے عہدیدار بھی باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پہلے ناظر اعلیٰ مکرم صاحبزادہ ظفر احمد صاحب ابن صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ مقرر ہوئے۔ آپ کے بعد 5/ مارچ 1948 کو حضرت الحاج مولانا عبد الرحمٰن صاحبؓ فاضل اس عہدہ پر فائز ہوئے اور اپنی وفات (جو 21/ جنوری 1977 کو ہوئی) تک اس عہدہ جلیلہ پر کام کرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کو صدر صدر انجمن احمدیہ اور ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ آپ اپنی وفات (جو مورخہ ۲۹/ اپریل ۲۰۰۷ء کو ہوئی) تک اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے آپ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ کی وفات کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ اس وقت محترم مولانا کریم الدین شاہد صاحب اس اہم عہدہ پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب کو ناظر اعلیٰ قادیان مقرر فرمایا جو اس عہدہ جلیلہ پر اس وقت خدمت انجام دے رہے ہیں۔

نظارت خدمتِ درویشان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ نے تقسیم ملک کے بعد درویشان قادیان کی فلاح و بہبودی اور پاکستان میں اُن کے عزیز و اقارب کی نگہداشت اور سرپرستی کے لئے نظارت خدمتِ درویشان کا قیام فرمایا۔ اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ قمرالانبیاء کو اس نظارت کا پہلا ناظر مُقرّر فرمایا۔ آپ ؓ کی وفات کے بعد حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ؓ ایم۔ اے ابن حضرت مرزا سُلطان احمد صاحب ؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور آپؑ کے پوتے ہیں، کئی سال تک اس کام کو سرانجام دیتے رہے۔ اُن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایّام میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) کو ناظر خدمت درویشاں مقرر فرمایا۔ اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت کے منصب پر فائز ہونے تک اپنی دیگر مصروفیات کے علاوہ بطور ناظر خدمت درویشاں، درویشان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی مسند پر متمکن ہونے کے بعد محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ؓ پرنسپل جامعہ احمدیہ و افسر جلسہ سالانہ کو ناظر خدمت درویشاں مقرر فرمایا۔ آپ اپنی وفات تک بڑی جانفشانی سے درویشان اور اُن کے اقرباء کی سرپرستی فرماتے رہے۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ

۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد بھی انجمن تحریک جدید قادیان بدستور قائم ہے۔ اور اپنا فرض پوری محنت و خلوص سے ادا کر رہی ہے۔ یہ انجمن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قائم فرمائی۔

پاکستان میں علیحدہ ’’تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان‘‘ قائم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی

نگرانی اور ہدایت کے مطابق دوسرے ملکوں میں سوائے ہندوستان، نیپال اور بھوٹان کے اسلام کی تبلیغ واشاعت، انجمن تحریک جدید پاکستان کے ذمّہ ہے۔ ہر سال ایک خاص چندہ جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے جمع کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے ذریعے اسلام کے مُبلّغ تیار کئے جاتے ہیں جو اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں اور حضور کا ہر حُکم ماننے کا وعدہ کرتے ہیں۔ یہ انجمن دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے بھی شائع کرتی ہے۔ اس وقت اس انجمن کے ماتحت دُنیا کے بہت سے ملکوں میں احمدی مبلّغ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں مثلاً افریقہ۔ امریکہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ ہالینڈ۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ بورنیو۔ برما وغیرہ ان ممالک میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسجدیں بھی تعمیر کی جارہی ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں سے صرف احمدی جماعت ہی ہے جو ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

۱۹۴۷ء سے پہلے جماعت احمدیہ قادیان کے ذریعہ سے بالخصوص خلافت ثانیہ کے عہد میں دنیا کے کناروں تک اسلام کا نام پھیلا۔ اگرچہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب سے حالات بدل گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان فضل واحسان ہے کہ جہاں پر پاکستان کے مرکز (ربوہ) سے پہلے کی طرح واقفین زندگی مُبشّرین دنیا کے اطراف واکناف میں جارہے ہیں اور سلسلہ احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ وہاں پر انتہائی خطرناک حالات کے باوجود بھارت میں بھی صدر انجمن احمدیہ کی زیر نگرانی ہندوستان کے کونے کونے میں اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے۔ اور توحید کی طرف دعوت دی جارہی ہے۔ کشمیر سے لے کر کنیا کماری (جنوبی ہند) تک اور کلکتہ سے بمبئی وساحل مالابار تک ہر جگہ احمدی مبلّغین غیر مسلموں کو اسلام کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔

اب تک جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا کے 213 ممالک میں نفوذ کر چکی ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک اللھم زد وبارک

وقف جدید انجمن احمدیہ

یہ انجمن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۸ء میں قائم فرمائی۔ پاکستان میں علیحدہ ’’وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ مگر بھارت کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی نگرانی اور تبلیغ اور تربیت و اصلاح کا کام ’’وقف جدید انجمن احمدیہ بھارت‘‘ کے ماتحت براہ راست ہوتا ہے۔ اس انجمن کے زیر انتظام خدا تعالیٰ کے فضل سے مُعلّمین کے ذریعہ تبلیغی و تربیتی اور تعلیمی لحاظ سے کافی اچھا کام ہو رہا ہے۔ جس کے نتائج بہت خوشکن ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی مجلس وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح کی نگرانی اور ہدایت کے مطابق پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں اصلاح و ارشاد اور احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتی ہے۔

☆☆☆

جماعت کی اندرونی تنظیم

جماعت کے ہر طبقہ کی اچھی طرح تربیت کرنے کے لئے الگ الگ تنظیمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

مجلس انصار اللہ

چالیس سال سے زائد عمر کے احمدیوں کی تنظیم کا نام مجلس **انصار اللہ** ہے جو ہر دو ۲ مراکز کے علاوہ تمام دنیا میں اپنے ملکی صدر انصار اللہ کے تحت حضور انور کی ہدایات کے مطابق افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے مُلک کی تمام مجالس کی نگرانی کر رہی ہے۔

مجلس خُدّام الاحمدیہ

ہندوستان میں ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد بھی مجلس خدام الاحمدیہ بدستور قائم ہے۔

خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی مجلس ہے جس کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے فرمایا تھا۔ یہ مجلس اپنا فرض پوری محنت اور خلوص سے ادا کر رہی ہے۔

تمام دنیا میں ہر ملک کی علیحدہ مجلس خُدام الاحمدیہ قائم ہے۔ تقسیم ملک کے وقت مخدوش حالات کی بناء پر بھارت میں اس کے کام میں ایک عارضی تعطّل پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن تقسیم ملک کے فوراً بعد ہی مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت سرگرم عمل ہو گئی۔ اب یہ مجلس نہایت شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ یہ مجلس احمدی نوجوانوں کی تربیت کرتی ہے غریب اور بے کس لوگوں کی خواہ وہ کسی قوم یا مذہب کے ہوں، مدد کرنا اس مجلس کے پروگرام میں شامل ہے۔

اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں کی تنظیم ’’اَطفال الاحمدیہ‘‘ بھی اسی مجلس یعنی خُدّام الاحمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ

یہ احمدی عورتوں کی انجمن ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں قائم کی تھی۔ یہ انجمن احمدی عورتوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتی ہے۔ سال میں ایک دفعہ اس کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔

ناصرات الاحمدیّہ

یہ احمدی بچیوں کی تنظیم کا نام ہے۔ یہ لجنہ اماء اللہ کی نگرانی اور ہدایت کے ماتحت بچّیوں کی تربیت کرنے اور اُن میں نیک عادات پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ احمدی بچّیوں کے جلسے کئے جاتے ہیں جن میں تقریروں۔ نظموں۔ اور دینی معلُومات کے مقابلے ہوتے ہیں پھر بچیوں کے امتحان لئے جاتے ہیں اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی بچیوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ ہر سال لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا بھی سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

گیارھواں سبق

سِلسلہ احمدیّہ سے تعلّق رکھنے والی اہم تاریخیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش	۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء
تعمیر مسجد اقصیٰ قادیان	۱۸۷۶ء
ماموریّت کا پہلا الہام	مارچ ۱۸۸۲ء
ولادت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء
سلسلہ بیعت کی ابتداء بمقام لُدھیانہ	۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء
پہلا جلسہ سالانہ	دسمبر ۱۸۹۱ء
تعلیم الاسلام ہائی سکول کا قیام	۱۸۹۸ء
منارۃ المسیحؑ کی بُنیاد	مارچ ۱۹۰۳ء
مدرسہ احمدیہ کی بُنیاد	۱۹۰۶ء
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات بمقام لاہور	۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء
جماعت احمدیہ میں خلافت کی ابتداء	۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء
اخبار الفضل کا اجراء	۱۹؍جون ۱۹۱۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وصال	۱۳؍مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا انتخاب	۱۴؍مارچ ۱۹۱۴ء
مجلسِ مُشاورت کا قیام	۱۹۲۲ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پہلا سفرِ یورپ	۱۹۲۴ء
حضرت خلیفۃ الثانیؓ کا دوسرا سفر یورپ	۱۹۵۵ء
خلافت جُوبلی	۱۹۳۹ء
انصاراللہ کا قیام	۱۹۴۰ء
خدام الاحمدیہ کا قیام	۱۹۳۸ء
لجنہ اماءاللہ کا قیام	۱۹۲۲ء
قادیان سے ہجرت	۱۹۴۷ء
جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کی بُنیاد	۲۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات	۸؍نومبر ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ
ولادت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶؍نومبر ۱۹۰۹ء
انتخاب خلافت ثالثہ	۸؍نومبر ۱۹۶۵ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ	۶؍جولائی تا ۲۴؍اگست ۱۹۶۷ء
مسجد نُصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا افتتاح	۲۱؍جولائی ۱۹۶۷ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی دورۂ مغربی افریقہ	۴؍اپریل ۱۹۷۰ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت لائبریری کا افتتاح فرمایا	۱۳؍اکتوبر ۱۹۷۱ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی پُرشکوہ اور وسیع و عریض عمارت کا افتتاح فرمایا	۳۱؍مارچ ۱۹۷۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں جدید پریس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا	۱۸؍فروری ۱۹۷۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا یورپ کے ممالک، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ڈنمارک اور انگلستان وغیرہ کا دورہ	۱۳؍جولائی تا ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ	۱۵؍اگست تا ۲۹؍اکتوبر ۱۹۷۵ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سفر یورپ کے دوران گوٹن برگ (سویڈن) کے مقام پر پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا	۲۷؍ستمبر ۱۹۷۵ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔	۴؍مارچ ۱۹۷۶ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ کا امریکہ۔ کینیڈا۔ اور یورپ کے مختلف ممالک کا تاریخی دورہ	۳۰ جولائی تا ۲۰؍اکتوبر ۱۹۷۶ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سفر یورپ کے دوران “مسجد ناصر” گوٹن برگ (سویڈن) کا افتتاح فرمایا	۲۵؍اگست ۱۹۷۶ء
لنڈن میں بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس کا انعقاد	۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۷۰۰ سال بعد سپین میں “مسجد بشارت” کا سنگ بنیاد رکھا	۹؍اکتوبر ۱۹۸۰ء
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال	۸/۹ جون ۱۹۸۲ء
ولادت حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ	۱۸؍دسمبر ۱۹۲۸ء
سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا انتخاب	۱۰؍جون ۱۹۸۲ء

مسجد بشارت پیدروآباد (سپین) کا افتتاح	۱۰؍ستمبر ۱۹۸۲ء
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دورہ مشرق بعید	۸؍ستمبر تا ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آسٹریلیا کی پہلی مسجد احمدیہ ''المسجد بیت الہدیٰ'' کا سنگ بنیاد رکھا	۳۰؍ستمبر ۱۹۸۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت لندن	۳۰؍اپریل ۱۹۸۴ء
اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے کی جگہ کب خریدی گئی	۱۰؍ستمبر ۱۹۸۴ء
حضور رحمہ اللہ نے کینیڈا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا	۲۰؍ستمبر ۱۹۸۶ء
تحریک وقف نو کا آغاز	۳؍اپریل ۱۹۸۷ء
جماعت احمدیہ کی پہلی صدسالہ جوبلی کب منائی گئی	۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تقسیم ملک کے بعد قادیان آمد	دسمبر ۱۹۹۱ء
سیٹلائٹ کے ذریعہ حضور رحمہ اللہ کا پہلا خطاب	۳۱؍جولائی ۱۹۹۲ء
MTA کا آغاز	۷؍جنوری ۱۹۹۴ء
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال	۱۹؍اپریل ۲۰۰۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت	۱۵؍ستمبر ۱۹۵۰ء
حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب	۲۲؍اپریل ۲۰۰۳ء
غانا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمات	۱۹۷۷ تا ۱۹۸۵ء
طاہر فاؤنڈیشن کا قیام	26؍جولائی ۲۰۰۳ء
مسجد بیت الفتوح لندن کا افتتاح	۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء
مشرق وسطیٰ کے ممالک کے لئے MTA 2 کا آغاز	۲۲؍اپریل ۲۰۰۴ء

پہلی سالانہ قومی امن کانفرنس	۹؍مئی ۲۰۰۴ء
تحریک جدید دفتر پنجم کا اجراء	۵؍نومبر ۲۰۰۴ء
حدیقۃ المہدی کی زمین کی خرید	۲۰۰۵ء
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان پہلی بار آمد	۱۱؍دسمبر ۲۰۰۵ء
انٹرنیٹ پر MTA کی 24 گھنٹے نشریات کا آغاز	۱۰؍جولائی ۲۰۰۶
MTA 3 العربیہ کا اجراء	۲۳؍مارچ ۲۰۰۷ء
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کب منائی گئی	۲۷ مئی ۲۰۰۸ء
ایکسل سینٹر (لندن) میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا عظیم الشان جلسہ	۲۷ مئی ۲۰۰۸ء
دِی برٹش پارلیمنٹ، دِی ہاؤس آف کامن لنڈن میں خطاب	۲۲؍اکتوبر ۲۰۰۸ء
	۱۱؍جون ۲۰۱۳ء
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی دوسری بار ہندوستان آمد	دسمبر ۲۰۰۸ء
مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع	۲۰۰۸ء
جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان کی توسیع وخلافت یادگار کا قیام	۲۰۰۸ء
لاہور میں ۸۶ احمدیوں کی شہادت	۲۸؍مئی ۲۰۱۰ء
جرمنی کے ملٹری ہیڈکوارٹر (کوبلنز) میں خطاب	۳۰؍مئی ۲۰۱۲ء
کیپیٹل ہِل واشنگٹن (امریکہ) میں خطاب	۲۷؍جون ۲۰۱۲
یوروپین پارلیمنٹ (برسلز، بیلجیم) میں خطاب	۴؍دسمبر ۲۰۱۲ء
نیوزیلینڈ کی پارلیمنٹ میں خطاب	۴؍نومبر ۲۰۱۳ء
کانفرنس آف ورلڈ ریلیجنز (Guildhall) لندن میں خطاب	۱۱؍فروری ۲۰۱۴ء

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے ۱۲۵ سال مکمل ہونے پر حضور انور نے عربی زبان میں تاریخی خطاب فرمایا	۲۳؍مارچ ۲۰۱۴ء
ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں خطاب	۶؍اکتوبر ۲۰۱۵ء
جاپان کی پہلی مسجد کا افتتاح	۱۵؍نومبر ۲۰۱۵ء
(Voice of Islam) ریڈیو کا اجراء، مخزن تصویر ویب سائٹ کا اجراء	۷؍فروری ۲۰۱۶ء
ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی افریقہ کے لئے نشریات کے چینل کا اجراء	یکم؍اگست ۲۰۱۶ء
کینیڈین پارلیمنٹ (پارلیمنٹ ہِل) میں خطاب	۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۶ء
نئے مرکز احمدیت اسلام آباد ٹلفورڈ سرے یوکے میں حضور کی تشریف آوری	۱۵؍اپریل ۲۰۱۹ء
پہلی بار کمپیوٹرائزڈ سادہ قرآن مجید کب شائع ہوا	اپریل ۲۰۱۹ء

☆☆☆

بارھواں سبق

قرآن شریف کی ضروری تعلیم

۱۔ اللہ ایک ہے صرف اُس کی عبادت کرو اور اُسی سے مدد مانگو۔

۲۔ خُدا تعالیٰ کے اور اُس کے رسُولؐ کے سب حُکموں پر عمل کرو۔

۳۔ ماں باپ کی عزت کرو اور اُن کا کہا مانو۔

۴۔ خُدا سے اپنی غلطیوں اور قصوروں کی معافی مانگو۔

۵۔ مُصیبت اور تکلیف کے وقت صبر سے کام لو۔

۶۔ جب وعدہ کرو، ضرور اُسے پُورا کرو۔

۷۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو اپنے سے کم درجہ کا نہ سمجھو۔

۸۔ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ صُلح سے کام لو۔

۹۔ خدا نے جو نعمتیں تمہیں دی ہیں اُن کا شکریہ ادا کرو۔

۱۰۔ اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی کوشش کرو۔

☆☆☆

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی

بیان فرمودہ بعض ضروری باتیں

۱۔ صُبح سویرے اُٹھا کرو کیونکہ اس کا بڑا ثواب ہے۔

۲۔ جس بندے کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم سے محرُوم کر دیتا ہے۔

۳۔ جن سے تم نے علم سیکھا اُن کی عزت کرو۔

۴۔ والدین کا حکم نہ ماننے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۔ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۶۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

۷۔ بات کرنے سے پہلے ایک دوسرے کو سلام ضرور کیا کرو۔

۸۔ جب بھی کھانا کھانے لگو **بِسۡمِ اللّٰہِ** پڑھ لیا کرو۔

۹۔ جس نے بائیں ہاتھ سے کھایا اُس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

۱۰۔ اگر راستہ میں تکلیف دینے والی کوئی چیز پڑی ہو تو اُسے ہٹا دیا کرو۔

۱۱۔ کسی جانور کو بھی دُکھ نہ دو۔

۱۲۔ سچ نجات دیتا ہے اور جھُوٹ ہلاک کرتا ہے۔

۱۳۔ اپنے قصور اور غلطی کے اقرار کرنے میں تأمل نہ کرو۔

۱۴۔ صاف سُتھرے رہا کرو کیونکہ اسلام پاکیزہ مذہب ہے۔

☆☆☆

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

کی

چند نصیحتیں

۱۔ ”یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خُدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق وہ تم سے معاملہ کرے گا“۔

۲۔ ”گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو“۔

۳۔ ”جو شخص جُھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔

۴۔ ”جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔

۵۔ ”جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور اُن کی خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
کی
ضروری ہدایتیں

نماز کبھی نہ چھوڑو

’’جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اُس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ ...... نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ عام طور پر لوگ جو کبھی نماز پڑھتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں‘‘۔

کوئی احمدی سینما نہ دیکھے

’’مَیں جماعت کو حُکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلّی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اُس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔ سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دِہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مُہلک ہے‘‘۔

تیرھواں سبق

اسلام کی ایک بہت بڑی خُوبی

مذہب کے معنے اُس طریق اور اُس راستے کے ہوتے ہیں جس پر چل کر ہم خُدا تعالیٰ تک پہنچ سکیں۔ یعنی ہم خُدا کو جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے خوش کر لیں۔ اور اُسے اپنا دوست اور مددگار بنالیں۔

یہ تو تمہیں عِلم ہی ہے کہ دُنیا میں بہت سے مذاہب موجود ہیں۔ مثلاً عیسائی مذہب۔ ہندو مذہب۔ یہودی مذہب۔ بُدھ مذہب وغیرہ۔ یہ سارے مذاہب ہی خدا تک پہنچانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم نے ان مذہبوں کو کیوں نہیں اختیار کیا اور کیوں ہم اسلام ہی کو سچا مذہب سمجھتے ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ بے شک یُوں تو سارے مذہب ہی انسان کو خدا تک پہنچانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن انسان کا خدا کے ساتھ تعلّق قائم کرنے کا یقینی اور حقیقی ثبوت صرف اسلام ہی میں نظر آتا ہے۔

باقی مذہبوں والے بے شک یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہمارا مذہب ہی سب سے اچھا ہے۔ اور ہمارا مذہب ہی خُدا تعالیٰ سے تعلّق قائم کرا سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ گو پہلے زمانہ میں خدا اپنے نیک بندوں سے باتیں کیا کرتا تھا۔ اُن کی باتوں کا بھی جواب دیا کرتا تھا اور نشان دکھایا کرتا تھا۔ لیکن اب اُس نے اپنے بندوں سے باتیں کرنا اور اُن کی باتوں کا جواب دینا ترک کر دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا مذہب یعنی اسلام یہ کہتا ہے کہ ہمارا خُدا جس طرح پہلے بولتا تھا اسی طرح اب بھی بولتا ہے۔ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اُن

کے لئے اپنے نشانات و مُعجزات دکھلاتا ہے۔

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی اس اعلیٰ درجہ کی خُوبی کو خاص طور پر دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

> ”اَے سُننے والو! ہمارا وہ خُدا ہے جو اَب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ وہ سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے“۔

پس یاد رکھو اور خُوب یاد رکھو! کہ اسلام کی سب سے بڑی خُوبی جس کی وجہ سے ہم نے اُسے قبول کیا ہے، یہ ہے کہ وہ ایک زندہ خُدا کو پیش کرتا ہے جو پہلے کی طرح اب بھی سنتا ہے، بولتا ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور اُن کی خاطر اپنے نشانات اور مُعجزات دکھاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے خلفاء کے ذریعہ سے اس نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں نشان اور معجزات ظاہر کئے۔ یہی نہیں بلکہ آج بھی جو مسلمان سچے دل سے اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر خُدا سے دعائیں کرے گا۔ خُدا ضرور اُس کی دُعاؤں کو سنے گا۔ اور اس کے لئے اپنے نشان دکھلائے گا۔

احمدی بچّو! تم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے خُدا سے تعلق قائم کرے۔ تمہیں چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ دعائیں کرو۔ اپنی ہر ضرورت اور ہر حاجت خدا سے ہی طلب کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تمہاری دعاؤں کو بھی ضرور سنے گا۔ تمہاری التجاؤں کا جواب دے گا۔ اور تمہاری خاطر اپنے کئی نشان ظاہر کرے گا۔

☆☆☆

چودھواں سبق

احمدی بچوں کا مقام

احمدی بچّو! کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ تمہارا مقام اور رُتبہ کیا ہے؟ تم مسلمان بچّے ہو۔ یعنی تُم اسلام کو ماننے والے اور حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ اسلام دُنیا کے سارے مذاہب میں سے زیادہ اچھا، عمدہ اور کامل ترین مذہب ہے۔ اور حضرت محمّد مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ اور افضل نبی ہیں۔

سب سے اچھے مذہب کو ماننے اور سب سے کامل نبیؐ کی اُمّت ہونے کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ تمہارے کام اور اخلاق بھی دنیا کے سب بچوں سے زیادہ اچھّے اور بہتر ہوں۔ پھر تم صرف مسلمان بچے ہی نہیں بلکہ احمدی مُسلمان بچے ہو۔ احمدی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ دعوٰی ہے کہ تُم دوسرے تمام مسلمان بچوں سے زیادہ اسلام کے سب حکموں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے والے ہو۔ اس لحاظ سے تمہارا مقام اور رُتبہ اور بھی زیادہ بلند اور نازک ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے بزرگ اور عالم گزرے ہیں۔ آپؒ ایک دفعہ بازار سے گزر رہے تھے جہاں بہت کیچڑ تھا۔ آپؒ نے دیکھا کہ ایک لڑکا بے احتیاطی کے ساتھ کیچڑ میں سے گزر رہا ہے۔ آپؒ نے اُسے فرمایا، بچے! دیکھو کیچڑ ہے ذرا احتیاط سے گُزرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا پاؤں پھسل جائے اور تُم گر جاؤ۔ لڑکے نے جواب دیا حضرت! بہت اچھا، میں احتیاط سے چلوں گا لیکن آپؒ کو مجھ سے بھی زیادہ احتیاط کرنی

چاہیئے۔ کیونکہ اگر میں گرا تو صرف میرا نقصان ہوگا۔ لیکن اگر آپؑ گر گئے تو ساری اُمّت اور قوم کے گرنے کا خطرہ ہے۔ لڑکے کے اس مختصر مگر برجستہ جواب میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جس انسان کا رتبہ اور مقام بلند ہو وہ اگر کوئی غلطی کر بیٹھے تو اُس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ہم بھی ہر احمدی بچّے سے کہتے ہیں کہ اے بچّو! تمہارا مقام دنیا کے دیگر بچوں سے بہت بلند ہے۔ اگر تم نے خدانخواستہ کوئی بُرا کام یا کوئی کمزوری دکھائی تو اس کی وجہ سے صرف تمہیں ہی نقصان نہیں ہوگا بلکہ اسلام بھی بدنام ہوگا۔ احمدیت بدنام ہوگی اور لوگ کہیں گے دیکھو اُس نے ایک احمدی اور مُسلمان بچہ ہو کر پھر یہ بُرا کام کیا ہے۔

اسلام اور احمدیت کے نَونہالو! اپنے اس بلند مقام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جو اسلام اور احمدیّت کے خلاف ہو۔ ہمیشہ ایسے اخلاق ظاہر کرو جس سے اسلام کی شان بلند ہو۔ احمدیت کی عزت بڑھے اور لوگ تمہاری تعریف کریں۔ ہر احمدی بچے کو یہ چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں یہ عہد کرے کہ:۔

> **”میَں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیّت کا ستُون میَں ہوں۔**
> **اگر میَں ذرا ہِلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میَں سمجھوں گا**
> **کہ احمدیّت پر زَد آ گئی“۔**

◆

پندرھواں سبق

اِسلام کی کامیابی کی خوشخبری

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں بھیجا جبکہ اسلام پر حملے ہو رہے تھے۔ سب مذاہب اسلام کو مٹانے کا تہیّہ کر چکے تھے۔ وہی مُسلمان جو کسی زمانہ میں بہت شان وشوکت دیکھ چکے تھے ہر جگہ شکست کھاتے ہوئے نظر آتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بہت ہی مایُوسی اور بددلی پَیدا ہو چکی تھی۔ ایسے نازک زمانہ میں خُدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپؑ نے دنیا میں آکر اسلام کے تمام مخالفوں پر دلائل اور معجزات کے ذریعہ اسلام کی سچائی ظاہر کی۔ اُن کے اعتراضوں کے جواب دیئے۔ اور اُن کو للکارا کہ آؤ اور اسلام کے مقابل پر اپنے مذہبوں کی صداقت ثابت کرو۔ آپؑ نے اس وقت ہزاروں رُوپے کے انعام مُقرّر کئے۔ اور اعلان کیا کہ جو شخص اسلام کی سچّائی کے دلائل کو توڑے گا اُسے میں یہ انعام پیش کروں گا۔ لیکن بار بار چیلنج دینے کے باوجود کوئی بھی مقابلے پر نہ آیا۔

ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے مخالفوں کا مقابلہ کیا اور دوسری طرف آپؑ نے مسلمانوں کی مایوسی کو دور فرمایا۔ اور خُدا تعالیٰ کے حُکم سے خوشخبری دی کہ:۔

> **”اسلام کی سلطنت کو اِن چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں“**

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

یہ خُوشخبری خُدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ پُوری ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے دلائل کو لے کر جب احمدی مُبلّغ دنیا کے مختلف ملکوں میں گئے تو ہر جگہ اسلام کو فتح ہونی شروع ہوگئی۔ اور ہر قوم میں سے نیک لوگ مسلمان ہونے لگے۔ کُجا یہ حالت تھی کہ مسلمان ہر جگہ شکست کھا رہے تھے اور کُجا آج یہ حالت ہوگئی ہے کہ اسلام کے بڑے بڑے دُشمن بھی اب یہ اقرار کرنے لگے ہیں کہ احمدی مُبلّغوں کے ذریعہ ہر جگہ اسلام پھیل رہا ہے۔ اور ترقی کر رہا ہے۔ خُود مُسلمان بھی اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اُن کی مایوسی دُور ہو رہی ہے۔

احمدی بچّو! تُم بھی یقین اور ایمان رکھو کہ اسلام نے ضرور کامیابی حاصل کرنی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ ابھی سے اپنے دل میں یہ ارادہ اور تہیہ کرلو کہ ہم نے بھی بڑے ہو کر اسلام کی خدمت کرنی ہے اور اسلام کی ترقی میں حصّہ لینا ہے۔ اور اسلام کے لئے جس قُربانی کا ہمارے حضرت صاحب حُکم دیں گے اُس کی انشاء اللہ ضرور تعمیل کریں گے۔

✵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

اہل قادیان کے نام پیغام

از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

خُوشا نصیب کہ تُم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیؑ آخر زماں میں رہتے ہو
قدم مسیحؑ کے جس کو بنا چکے ہیں حَرَم
تُم اُس زمینِ کرامت نشاں میں رہتے ہو
خُدا نے بخشی ہے ‘‘اَلدَّار’’ کی نگہبانی
اُسی کے حِفظ اُسی کی اَماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اُس سے دور ہیں تُم اُس مکاں میں رہتے ہو
فَضا ہے جس کی مُعَطَّر نفُوسِ عیسیٰ سے
اُسی مقامِ فلک آستاں میں رہتے ہو
نہ کیوں دِلوں کو سُکون و سُرور ہو حاصِل
کہ قُربِ خِطّۂ رشکِ جِناں میں رہتے ہو
تمہیں سلام و دُعا ہے نصیب صُبح و مَسا
جوارِ مرقدِ شاہِ زماں میں رہتے ہو

شبیں جہاں کی ‘‘شبِ قدر’’ اور دِن عیدیں
جو ہم سے چھُوٹ گیا اُس جہاں میں رہتے ہو
کُچھ ایسے گُل ہیں جو پژ مُردہ ہیں جُدا ہو کر
اُنہیں بھی یاد رکھو ‘‘گُلِستاں’’ میں رہتے ہو
تمہارے دَم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تُمہاری قَید پہ صَدقے ہزار آزادی
‘‘بلبل ہُوں صحنِ باغ سے دُور اور شکستہ پر
پروانہ ہُوں چراغ سے دُور اور شکستہ پر’’

◆

ناصِراتُ الاحمدیہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر وقت تیّار رہوں گی اور سچّائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔

اَطفال الاحمدیہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ دینِ اسلام اور احمدیّت، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیّار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

عہد وفائے خلافت

27 مئی 2008ء کو صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ احباب جماعت نے یہ تاریخی عہد دہرایا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اِس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اِس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔**

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اِتّباعِ رسم اور متابعتِ ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کر لے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی

اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خَلق اللہ کی ہمدردی میں **محض** لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اِس عاجز سے عَقد اخوّت **محض** لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلّقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔